KHILAFAT LIBRARY

ضوابط

(۱) عام قیمت سالانہ ۳ روپے، ششماہی ۱۶
(۲) امرائے عظام سے امتیازی قیمت
پانچ روپیہ (صمہ)
(۳) سالانہ جو کچھ عطا کریں وہ عطیہ تصور ہوگا۔ اور ایسے حضرات کے اسمائے گرامی سرپرستان اخبار کی فہرست میں درج ہونگے۔

مقاصد

اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت بیان کرنا
(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملے سے اسلام کو بچانا۔
(۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرے سے بدلایل عقلی و نقلی دور کرنا۔ (۴) تاج برطانیہ کی خیر خواہی

یھدی اللہ لنورہ من یشاء

ہر ماہ کی ۳، ۱۰، ۱۷، ۲۴ کو قادیان دارالامان کے ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

نور

مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۱۴ء

جلد (۶) | ایڈیٹر محمد یوسف سابق سورن سنگھ ووڈوان! | نمبر (۶)

تازہ جنگیں

ٹرکی وزرا کا استعفاء۔ برلن کا ایک پیغام جو براہ امسٹرڈم موصول ہوا ہے۔ مظہر ہے کہ ٹرکی وزرائے تعمیرات تجارت و بحر اپنے عہدوں سے مستعفی ہو گئے ہیں۔

ٹرکی کیمل کور میں جرمن افسر۔ مارننگ پوسٹ لکھتا ہے کہ ٹرکی کیمل کور (دستہ شتر سواراں) کے سٹاف میں دس جرمن افسر ہیں

درہ دانیال میں گولہ باری۔ پاڈیئر کو ۵ نومبر کو ولایت سے اس مضمون کا تار پہنچا ہے۔ کہ درہ دانیال میں جن قلعوں پر انگلو فرنچ بیڑے حملہ کیا ہے۔ وہ سب جرمنوں کے ہاتھ میں ہیں۔ ٹرکی بظاہر ان پر قابو نہیں رکھتی۔

مغربی منظر

حالت بدستور۔ کل شب کی مراسلت پیرس سے منکشف ہوتا ہے کہ حالت میں کوئی تغیر نہیں آیا۔ ہم نے شمال میں میسائنز میں خفیف ترقی کی ہے۔ دیگر مقامات میں سخت گولہ باری ہوئی۔ مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ جنگ فلینڈرز میں ہندوستانی سپاہ نے بیمثل شجاعت دکھلائی۔

ترکی وزرا کی کنارہ کشی نے لنڈن ۶ نومبر۔ امسٹرڈم میں اعلان ہوا ہے۔ کہ جاوید بے ترکی وزیر مال نے استعفاء دے دیا ہے۔ ٹرکی مجلس وزارت کے نصف ممبروں کے استعفے سے ظاہر ہے کہ جنگ کے بارہ میں رائوں میں کسقدر اختلاف ہے۔ بہت سے ترک جرمنوں کے کھینچنے سے ورطہ تباہی میں گرنے سے انکار کرتے ہیں۔

قفقاز میں ترکوں کی شکست۔ پٹرو گریڈ سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ کوہ قاف کی روسی سپاہ نے نہایت سرعت سے پیشقدمی کر کے میسوں اور دیادین کے متصل ترکوں کو شکست دی۔ اور کردوں کی بہت بڑی فوج منتشر کر دی۔ اور شنبہ کو روسی فوج بایزید پر قابض ہو گئی۔

روسی بلغار۔ پٹرو گریڈ۔ تین گھنٹوں میں ۵۰ میل مسافت کو حیرت انگیز سرعت سے قطع کر کے روسیوں نے بایزید پر قبضہ کر لیا۔ حملہ آور روسی دستہ میں ہر قسم کی سپاہ داخل تھی۔ اگرچہ پہاڑی دروں میں سخت گہری برف پڑی تھی۔ مگر دستہ مذکور بے پرواہی سے کوچ کرتا گیا۔ یہ روسیوں کا بہت بڑا جنگی کارنامہ متصور ہونیکے لایق ہے ترکوں کے خلاف عام روسی پیشقدمی ایک سوسیل کا محاذ رکھتی ہے۔ ترک ارض روم میں فراہم ہو رہے ہیں جہاں پہلی اہم لڑائی وقوع میں آنے کی توقعہ کی جاتی ہے۔

ٹرکی سپاہ کی تعداد نوے ہزار تخمینہ کی جاتی ہے۔ بیس ہزار بیقاعدہ کرد۔ اسکے علاوہ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ جرمن جنرل لیمان وان سانڈرز ترکوں کا کمانڈر (سپہ سالار) ہے

جنگی جہاز کی غرقابی۔ صوفیہ کا تار مظہر ہے کہ ترکوں نے روسی جنگی جہاز سائزپ کو غرق کر دیا۔

سائپرس کا الحاق۔ گریٹ برٹن سائپرس کا الحاق کرے گا۔

پریوی کونسل میں آج ملک معظم نے الحاق سائپرس کے متعلق دستاویزات پر دستخط کر دیئے۔ جنگی ضرورت ٹرکی و انگلستان میں حالت جنگ پیدا ہو جانے وقت ہوئی ہے۔

ایران کی بے تعلقی رپورٹر کو معلوم ہوا ہے کہ ایران نے دول کو اپنی کامل بے تعلقی کا یقین دلایا ہے۔ مزید براں ایران برٹش گورنمنٹ سے خواہاں ہے۔ کہ وہ ایران کو مسرح جنگ نہ بننے دیں۔

فرنچ اعلان۔ بورڈو فرانس نے ٹرکی سے حالت جنگ کا اعلان کیا ہے۔ کیونکہ ٹرکی نے ایک فرنچ تجارتی جہاز پر حملہ کرنے کے علاوہ جرمن بحری و بحری مشن موقوف کرنے سے انکار کر دیا۔

نور پریس قادیان دارالامان میں باہتمام شیخ محمد یوسف مالک و ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر چھپکر شایع ہوا۔

گولہ باری میں ہندوستانی سپاہ کا سکون۔ ہندوستانی مجلس کے جنرل اوفیسر کمانڈنگ کے سٹاف کے ایک رکن کا مندرجہ ذیل پیغام سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے وائسرائے کو بھیجا ہے۔ سردست ہندوستانی سپاہ کی معرکہ آرائی کی مفصل و مکمل کیفیت قلمبند کرنا ممکن نہیں۔ تاہم یہ اعلان کرنا بیجا نہ ہوگا۔ کہ وہ کئی روز سے لڑائیوں میں حصہ لے رہی ہے۔ پورے کور کے بیشتر حصہ سے پیشتر اس کا ایک حصہ کئی لڑائیوں میں ٹھہر کیا گیا۔ پہلی رجمنٹوں میں سے ایک پر جو مورچہ بندی ہو رہی تھی دشمنوں نے سخت گولہ باری کی۔ ایک افسر نے جو پاس کھڑا تھا۔ آتش فشانی کے اس تجربہ میں سپاہیوں کو بالکل بے پروا پایا۔ ابتدائی چند لوگوں کے بعد انہوں نے قطعی انکیطرف التفات نہ کی کہ وہ کہاں سے آتے ہیں اور کہاں گرتے ہیں بعد میں انہیں اپنے حملہ کے جوہر دکھلانے کا موقعہ ملگیا۔ ایک گاؤں جو نہایت اہم جنگی موقعہ پر واقعہ تھا۔ اسکے چھیننے کا کام جس فوج کو سپرد کیا گیا۔ اس میں ہندوستانی سپاہ بھی تھی جس نے نہایت دشوار حالت میں پیشقدمی کی۔ رائفلوں اور کل کی اتواپ کی سخت گولہ باری کی مطلق پرواہ نہ کرکے اس جرأت و شجاعت سے حملہ کیا۔ جو ہندوستان کی اعلیٰ ترین روایات کے شایان شان تھا

کمانڈر انچیف کی مبارکباد۔ انڈین کور کے کمانڈر کو کمانڈر انچیف کی طرف سے مندرجہ ذیل پیام موصول ہوا ہے۔ براہ مہربانی ہندوستانی سپاہ کو ان کے بہادرانہ رویہ پر مبارکباد دیجئے۔ اور اس سے میرے شکریہ کا اظہار کر دیجئے۔ کور کے کمانڈر نے بھی ہندوستانی فوج کو مبارکباد دیکر اس کا شکریہ ادا کیا ہے۔ لڑائیوں سے ظاہر ہو جائیگا کہ ہندوستانی فوج بھی ایسی تربیت یافتہ اور مستعد ہے۔ جیسی کہ وہ اپنی شجاعت کا ثبوت دیچکی ہے

بلجیم میں فوجی قانون۔ مسٹر ڈم ہنڈ بسلاؤر قمطراز ہے کہ سلانیس اور بلجیم کے مابین تمام خط و کتابت مسدود ہوگئی ہے کسی شخص کو بشب جاسوسی بلجیم میں داخل ہونے یا وہاں سے جانیکی اجازت نہیں دیجاتی۔

واشنگٹن۔ سرکاری صیغہ جاپانی سفیر کو اطلاع دی ہے کہ جرمن کرونر رکیٹر جو آجکل ہنولولو میں ہے ایک معینہ تاریخ پر جو پوشیدہ رکھی جائیگی۔ حکم دیا جائیگا۔ کہ یا تو وہ روزانہ ہو جائے یا مقامی حکام کے زیر حراست رہنا منظور کرے

ایتھنز میں ٹرکی کے خلاف جوش۔ ایتھنز سے رائٹر ایجنسی اس مضمون کا سرکاری تار بھیجتی ہے کہ یہاں ٹرکی کے خلاف جوش روبہ ترقی ہے۔ خبر ایجین سے یونان کو نکالنے کے متعلق ٹرکی ساعی ناقابل برداشت ہیں ٹرکی علاقہ کے اڑھائی لاکھ مفرورین اس وقت یونان میں پناہ گزین ہیں۔ جنکا ماہانہ خرچ ۲۰ لاکھ فرانک ہے۔

یونان کی جنگی تیاریاں۔ ایتھنز کا پیغام مظہر ہے کہ یونان میں سرگرمی سے جنگی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ ساڑھے چار لاکھ پہلی لائن کے سپاہی اس وقت میدان جنگ میں جانے پر تیار ہیں۔ ان کے علاوہ چار ہفتوں میں ایک لاکھ فوج مرتب کیجا سکے گی

سلطان اور الور بے۔ پیٹر گریڈ بورس گزٹ کے نامہ نگار قسطنطنیہ کا بیان ہے۔ خاندانی مشورہ کے بعد سلطان نے "الور بے" کے اقتدار اور قسطنطنیہ جرمن اثر و رسوخ کو روکنے کے لئے دفعتہً ایک فرمان نافذ کرکے ولیعہد دولت کو بری و بحری افواج کا سپہ سالار مقرر کر دیا ہے۔

معاہدات کی افواہیں۔ ایتھنز کا نامہ نگار ڈیلی ٹیلی گراف رقمطراز ہے کہ ٹرکی و بلگیریا میں معاہدہ ہوگیا ہے کہ جب تک رومانیا آسٹریا کے خلاف اعلان جنگ نہ دے بے تعلقی ملحوظ رکھی جائے۔ ورنہ ٹرکی بلگیریا دونوں بالاتفاق رومانیا پر حملہ آور ہونگے۔ بخلاف ازیں رومانیا کا نامہ نگار ٹیلی گراف لکھتا ہے کہ رومانیا نے بلگیریا سے معاہدہ کرلیا ہے۔ جس سے رومانیا کو جنگ میں حصہ لینے کے متعلق آزادی حاصل ہوگئی ہے"

ٹرکی کی مالی امداد۔ ایتھنز کے نامہ نگار ٹائمز کا بیان ہے کہ جرمنی نے حال میں ٹرکی کو دس لاکھ پونڈ بھیجے ہیں نیز بہت سی بیماری اتواپ بھی روانہ کی ہیں۔

آسٹروی ملاح قسطنطنیہ میں۔ آسٹروی ملاح اور کاریگر جنگی کی تعداد آٹھ سو بتائی جاتی ہے۔ ٹرکی جنگی جہازات اور بندرگاہوں میں بیجا آوری خدمات کی غرض سے قسطنطنیہ پہونچے ہیں۔

جرمن سپاہ محفوظ۔ ایک جرمن قیدی کے پاس سے ایک خط برآمد ہوا ہے کہ اس کے دوست نے ڈسلڈورف دوہنش جرمنی سے بھیجا تھا۔ اس میں جرمنی کی فوج ملک کی ناگفتہ بہ حالت ظاہر کرکے لکھا تھا۔ کہ اگر نے لنڈ ویہر کے والنٹرز کی کیفیت دیکھی ہوتی تو تتر در بتر ہو جاتے۔ یہ میدان جنگ کو جا رہے ہیں اس ہر شخص جسے جرمنی کی آخری امید کہنا چاہیئے۔ بھرتی ہوگئے ہیں۔ اور تمام بوڑھے آدمی بھی سپاہی بنگئے ہیں

ہندوستان کی خبریں

پنجاب مسلم لیگ کا ریزولیوشن۔ پچھلے دنوں...

..... پنجاب مسلم لیگ لاہور نے بھی ایک ریزولیوشن اسی مطلب کا پاس کیا ہے۔ جیسا کہ آل انڈیا مسلم لیگ گورنمنٹ کی وفاداری کے متعلق پاس کر چکی ہے۔

انگلستان میں تعلیم کیلئے سرکاری وظائف۔ انگلستان میں سرکاری وظائف کے متعلق سکرٹری آف سٹیٹ ہند کی مراسلت پر سنڈیکیٹ پنجاب یونیورسٹی نے غور و خوض کے بعد قرار دیا کہ گورنمنٹ ہند کو ولایت میں تعلیمی وظیفہ کی مقدار دو سو پونڈ سے اڑھائی سو پونڈ تک بڑھا دینی چاہیئے۔

نصاب تعلیم۔ واشنگٹن ارونگ کی سیکچ بک جو ۱۹۱۶ء کے امتحان بی۔ اے کے لئے تجویز کیگئی ہے۔ چونکہ اس کے بعض حصے قابل اعتراض بتائے گئے ہیں۔ اس لئے پنجاب یونیورسٹی نے بورڈ آف سٹڈیز کی یہ سفارش منظور کرلی ہے کہ کتاب مذکور کے پبلشروں کو لکھا جائے کہ وہ قابل اعتراض مضامین کو حذف کرکے ایک خاص ایڈیشن مذکور کو یونیورسٹی نصاب تعلیم میں داخل کرے۔

ذخائر پٹنہ میں آتشزدگی پر رزولیوشن۔ بمبئی میں ذخائر پٹنہ کی آتشزدگی کے وجوہ کی تحقیقات کی غرض جو کمیٹی مقرر ہوگئی ہے۔ اسکی رپورٹ پر گورنمنٹ بمبئی کا رزولیوشن شائع ہوگیا ہے۔ گورنمنٹ نے کمیٹی کے اس خیال سے اتفاق کیا ہے کہ بازار پٹنہ کے غیر معمولی حالات کی وجہ سے دیدہ و دانستہ آگ لگائی گئی۔ گورنمنٹ کی اس سفارش کی تائید کرتی ہے۔ کہ ذخائر سے تعلق رکھنے والی جماعتوں کو حفاظت کی غرض سے کافی سٹاف مقرر کرنا چاہیئے۔

بم پھینکنے کی خبریں۔ کانپور کا ایک لوکل اخبار اس افواہ کی تردید کرتا ہے کہ وہاں کوئی بم چلا ہے انبالہ سے جس حادثہ بم کی اطلاع آئی تھی معلوم ہوتا ہے کہ دیہاتیوں نے دیوالی کی آتشبازی چھوڑتے ہوئے کوئی پٹاخہ انجن کیطرف پھینک دیا ہوگا۔ جس سے ڈرائیور کی کلائی خفیف طور پر زخمی ہوئی۔

انتخاب عہدہ داران پنجاب ایسوسی ایشن کلب۔ کلب ہذا نے گذشتہ جلسہ میں ۱۹۱۵ء کیلئے عہدہ داران کا انتخاب کیا ایک پریزیڈنٹ چار وائس پریزیڈنٹ۔ ایک سکرٹری۔ خزانچی۔ کمیٹیوں کے سپرنٹنڈنٹ۔ سپرنٹنڈنٹ ریفرشمنٹ۔ سپرنٹنڈنٹ کتبخانہ ذکرہ مطالعہ اور چھ ممبران مجلس منتظمہ میں سے صرف ایک سلطان شیخ عمر بخش ہیں جو وائس پریزیڈنٹ بنائے گئے ہیں بہیئت مجموعی اب یہ ہندو کلب معلوم ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

اخبار نور قادیان دارالامان

مورخہ ۱۰۔ نومبر ۱۹۱۴ء

قرآن وید کا مقابلہ

دُنیا میں سب سے پہلے اللہ اکبر کا نعرہ کس نے بلند کیا۔

دوستو! ہم پہلے رگوید کے منتروں سے یہ ثابت کر چکے ہیں کہ وید مقدس میں توحید کی خو بو بہت کم پائی جاتی ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وید مقدس میں اگنی۔ وایو۔ اندرہ وغیرہ کے بہت کچھ گیت گائے گئے ہیں اگنی کی تعریف ویدوں میں جگہ بہ جگہ بکثرت ملتی ہے۔ کوئی منتر ختم نہیں جس میں اگنی دیوتا کی مہما اور ثنا نہ پائی جائے۔ آپ حیران ہوں گے کہ وید میں یہ کیوں اس قدر اگنی کے پل باندھے گئے ہیں۔ اس کیلئے کہیں دور جانیکی ضرورت نہیں ہے۔ اگر ہم آریوں کے قدیم ملک اور آبائی ہسٹری پر نظر ڈالیں تو آگ کی مہما کی فلاسفی فوراً ہماری سمجھ میں آجائیگی آریوں کا آبائی ملک سوامی صاحب نے تبت فرمایا ہے۔ تبت ایک ایسی سرد اور یخ جگہ ہے کہ وہاں ہمیشہ برف کے تودے جمے رہتے ہیں۔ اور ایسے یخ ملک میں آگ سے بڑھ کر اور کوئی نعمت عظمیٰ نہیں ہو سکتی۔ اب بتلاؤ وید مقدس میں آگ کی مہما اور حمد نہ ہو تو اور کس چیز کی ہو۔ اہل تبت کیلئے بیشک آگ دیوتا ایشور سے کم نہیں۔ مگر پیارو ہندوستان ایسے حار ملک کیلئے آگ نہیں بلکہ شربت کافور کی ضرورت ہے۔ خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ آگ کی تعریف اور مہما اس قدر عام ہندو دستوں میں پائی جاتی ہے کہ کوئی رسم تکمیل کو نہیں پہنچتی۔ جہاں پہلے آگ نہ سلگائی جائے۔ حتیٰ کہ شری سوامی دیانند صاحب نے اپنے ایک مایۂ ناز پستک میں لکھا ہے کہ دھارمک آریہ کو چاہیئے کہ چاروں طرف دھونی لگا کر ایشور کا دھیان کرے پیارو جون، ۱۵ مئی کا مہینہ ہو۔ قہر کی دھوپ اور غضب کی گرمی برس رہی ہو۔ چاروں طرف دھونی لگا کر کوئی بیٹھ جائے۔ تو دوستو بتلاؤ کہ اس بیچارے کا کیا حشر ہوگا۔ اور پھر یہ تو عام اور کھلی بات ہے کہ آریہ سماج میں ہون کا ہونا ضروری ہے۔ ہون میں عطر۔ چندن۔ کستوری۔ لوبان۔ چندن ہون کنڈ میں ہر ایک انسان کو کم از کم ۱۵ عدد ۱۵ روپیہ ماہوار کا متحمل ہونا پڑتا ہے۔ اور ایسے نازک وقت میں جبکہ انٹرنس پاس شدہ کو شکل ۵ عدد ۵ روپیہ ماہوار ملتے ہیں۔ اور پھر اس قحط کے زمانہ میں جبکہ ۹۵ ٪ ۲۰ روپیہ میں بصد مشکل میاں بیوی کا گذارہ ہوتا ہے۔ اور وہ اس میں اپنی سفید پوشی بھی پوری نہیں کر سکتا۔ بال بچہ کا بوجھ الگ۔ تو بتلاؤ اب وہ آگ میں کستوری۔ چندن۔ عطر وغیرہ روزانہ ڈالنے کیلئے کہاں سے لائیگا بس معلوم ہوا کہ آریہ مذہب راجوں مہاراجوں کیلئے ہو تو ہو۔ غربا کے لئے ہرگز ہرگز نہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

آیئے اب اسلام کیطرف عبادت کیلئے کیا ضرورت ہے۔ ایک لوٹا صرف پانی کا اگر وہ بھی نہ ملے تو تیمم کرو۔ یہ طریقہ جیسے ایک امیر کیلئے سہل العمل ہے اس سے بڑھ کر غریب کیلئے۔ بتلاؤ دوستو: آریہ اور اسلام میں سے کونسا مذہب فطرت انسانیہ کے ماتحت ہے۔ وہ جسمیں ایک غریب کو ۱۵ یا ۲۰ روپیہ ماہانہ کا متحمل ہونا پڑے یا وہ جسمیں صرف ایک لوٹا پانی کی ضرورت ہے اس کو بھی جانے دیجئے۔ ہون میں ہی آریہ مذہب کی زبردست تردید پائی جاتی ہے۔ آریہ صاحبان کا یہ دعوےٰ ہے کہ آھنسا پرمودھرما یعنے کیسکو دکھہ نہ دینا ہی سب سے بڑھ کر دھرم اور مذہب ہے۔ جیو ہتیا سخت گناہ ہے مگر جب تک جیو ہتیا نہ کیجائے تب تک ہون سمپورن نہیں ہو سکتا۔

ممکن ہے۔ جیو ہتیا اور ہون کو ساتھ ساتھ دیکھ کر بعض دوست چونک پڑیں کہ ہیں ہون اور جیو ہتیا یہ کیسی الٹی بات مگر میں اپنے دوستوں کو زیادہ حیرانی و پریشانی میں نہیں رکھنا چاہتا ہون کی تکمیل کیلئے کستوری کی اشد ضرورت ہے۔ جب تک جیو ہتیا نہ ہوگی کستوری کا حاصل ہونا ناممکن نا ممکن۔ بہرحال ثابت ہوا کہ ہون کے لئے جیو ہتیا ضروری ہے۔ اگر ہون آریہ سماج میں کوئی ضروری چیز ہے تو اسکے ساتھ جیو ہتیا اس سے بھی زیادہ ضروری ہے۔

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا، ثابت تو یہ کرنا ہے کہ وید مقدس میں توحید ہے یا نہیں۔ چنانچہ رگوید کے دوسرے منتر کا ترجمہ سوامی دیانند صاحب یہ فرماتے ہیں کہ:۔

"یہ زمانہ حال اور پہلے زمانہ کے عالم ویدوں کے پڑھنے والے برہمچاری۔ اور نئی دلیل اور کاموں میں لپٹنے والے پران۔ مطلب کو دیکھنے والے عالم ان لوگوں کی دلیل اور وجوہات میں رہنے والے پران سب کو تعریف کرنیکے لایق یہ دنیوی آگ ہمیشہ کھوجنے کے قابل ہے"

پیارو! اس جگہ دیکھو باوجود سوامی صاحب جی کی احتیاط اور سیقلی کے بھی توحید کا کہیں نام نہیں پایا جاتا۔ البتہ اگنی یعنی آگ کا نام اور اسکی تعریف ضرور ملتی ہے۔ ہم چیلنج کرتے ہیں کہ امرت کا ایڈیٹر یا کوئی اور آریہ دوست ویدوں سے توحید ثابت کر کے دکھلائے۔ وید مقدس میں کوئی ایسا لفظ صراحتاً تو الگ اشارۃً اور کنایۃً بھی نہیں ملتا۔ جس میں توحید کا رنگ اور جھلک پائی جائے۔ قرآن کریم میں سب سے پہلے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

یعنے شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے جو بن مانگے دینے والا اور سچی محنت کے ضایع نہ کرنیوالا ہے۔ وہ دیالو اور کرپالو ہے لفظ اللہ مفرد ہے اور سوائے اس ذات باری تعالےٰ کے اور کسی پر ہرگز ہرگز نہیں بولا جاتا۔ مگر برخلاف اس کے ویدوں میں جو سب سے ممتاز رگوید ہے۔ وہ شروع ہوتا ہے۔ اگنی میڑے پروہتم۔ یعنی آگ ہی ہمارا گورو ہے۔ پیارو غور کرو بسم اللہ الرحمن الرحیم اور پھر دیکھو اگنی میڑے پروہتم کو دونوں میں کسقدر فرق عظیم ہے۔ کیا وہ کتاب خدا تعالےٰ کا روشن چہرہ ہمیں دکھلا سکتی ہے جسکے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے یا وہ کتاب جسکے شروعیں یہ لکھا ہے کہ آگ ہمارا گورو ہے۔ اور پھر جگہ بہ جگہ کثرت سے آگ کے گیت گائے گئے ہیں۔ اور سوامی صاحب کا یہ فرمانا کہ

"یہ دنیوی آگ کھوجنے کے لایق ہے" دنیوی کی تخصیص کی کیا ضرورت۔ کیا دینی آگ کوئی الگ اور دنیوی الگ ہوتی ہے۔ پھر اسکی کھوج سے کیا مطلب ریل تار وغیرہ حالانکہ کھوجنے کے لایق پرستش کے قابل پوجا کے زیبا صرف وہ ایک ذات جسکا نام اللہ ہے۔ پھر اس سے آگے چوتھے منتر کا ترجمہ سوامی صاحب یہ فرماتے ہیں:۔

ویسے جو دنیوی آگ زمین وغیرہ چیزوں کے ساتھ بہت سے نقصوں سے الگ ہو جس زوال وغیرہ سے مبرا کاریگر یا کارخانہ والے یگ کو سب طرح سے پورا کرتے ہیں وہ یگ اچھے اچھے سامانوں میں حاصل ہو کر سب کو فایدہ مند ہوتا ہے"

اب اس منتر کے حرف حرف پر غور کیجئے کہ اس میں شروع سے لیکر آخر تک آگ کے گیت گائے گئے ہیں۔ اور پھر کاریگر اور کارخانہ دار کو نقصوں سے مبرا ٹھہرایا گیا ہے۔ حالانکہ نقصوں سے مبرا صرف اللہ کی ذات ہے اور کوئی چیز نقصوں سے مبرا اور منزہ نہیں ہو سکتی۔ مدنا نہ کاریگر مرتے۔ روزانہ کاریگر اپنے کارخانوں میں نقصان اٹھاتے پھر وہ نقصوں سے مبرا اور منزہ کیونکر اور کیسے ہے۔

سستی کو چھوڑ دو وقت کام کا ہے گھٹنوں پر ہاتھ رکھکر بیٹھنے کا نہیں!

جسقدر مسلمانوں کیلئے اشاعت اسلام کا

میدان وسیع ہے اور کسی قوم کو یہ موقعہ نصیب نہیں ہوسکتا۔ مگر جسقدر مسلمان اشاعت اسلام کے کاموں میں سست ہیں اور کوئی قوم اس خیال میں اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ اور تو اور ذرا ہندوستان میں ہی اشاعت اسلام کے سوال پر غور کرکے دیکھ لیجئے کہ کسقدر میدان وسیع ہے اور اقوام میں اسقدر اشاعت اسلام کی ضرورت اور ہر طرح سے کامیابی کی توقع ہے لوگ مساوات کو چاہتے ہیں۔ مگر سوائے اسلام کے دیگر مذاہب میں مساوات عنقا ہے راجپوتانہ میں جاؤ بھوپ سنگھ اور فتح سنگھ اسماء والے مسلمان بکثرت پاؤ گے جنکے گرد آریہ اور عیسائی پھر رہے ہیں۔ بہت سے ایسے برائے نام مسلمان آریہ بنگئے۔ مگر ہماری چستی اور پھرتی کی داد دیجئے کہ ہمارے کانوں پر جوں تک بھی نہیں رینگتی۔ یو۔ پی۔ اور سندھ کے تانگ پیشوؤں میں اشاعت اسلام کا دائرہ وسیع ہے۔

خاکسار نے ان لوگوں میں اشاعت کیلئے ہندی اور اردو میں ٹریکٹ چھپوا لئے اور مفت تقسیم کئے مگر کسقدر دین کے لئے درد رکھنے والوں کے قلوب میں یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ اس کار خیر میں ایک غریب بے زر۔ بے در۔ مجاہد بھائی کا ہاتھ بٹا جاوے۔ پھر لوگوں کے سامنے اس واجبی امر کو پیش کیا کہ اگر سب دوست یکم اکتوبر کو نوز کے وی پی وصول فرمالیں۔ تو میں توکل علی اللہ راجپوتانہ اور سندھ میں اشاعت اسلام کے اہم فرض کیلئے جانیکے واسطے آمادہ ہوں۔ مگر کتنے وی پیوں میں کسقدر وصول ہوئے آہ ہمیں تو ظاہر کرتے بھی شرم آتی ہے۔ اور پھر دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے سوال کا خیال پیدا ہوتے ہی ہم شرم اور ندامت کے پسینہ میں غرق ہو جاتے ہیں۔

کیا یہ باتیں میرے عزم کو تبدیل کردیں گی؟

میں اُس خدا کا پوجاری ہوں جو قادر مطلق ہے۔ دوستوں کی ان حوصلہ شکن باتوں سے میرے دل میں طرفۃ العین کیلئے بھی کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوسکتی۔ مجھے پرواہ نہیں خواہ کوئی اس امر توجہ کرے یا نہ کرے۔ خواہ ایک وی پی وصول ہو میں نے اکتوبر میں توکل علی اللہ اس مقدس سفر پر روانہ ہونا تھا۔ مگر خانگی امورات اچانک ایسے آپڑے جنکے لئے مجھے ضرور ہی ایک دو ماہ تک اور ٹھہرنا پڑا انشاء اللہ تعالیٰ ان جھمیلوں سے ذرا بھی فرصت پانیکے بعد پہلا کام یہ مقدس سفر ہوگا۔ مجھے پرواہ نہیں خواہ لوگ اس پر توجہ کریں یا نہ کریں۔ خدا کے کام ہو کر رہینگے۔ اللہ تعالیٰ خود حامی و ناصر بن جائیگا۔

اگر آج ہم اشاعت اسلام کی اہمیت کو نہیں سمجھتے تو ہم خدا کا کیا بگاڑ رہے ہیں۔ البتہ اپنے آپ کو ہی گھاٹے میں ڈال رہے ہیں اگر ہم نے خدانخواستہ اشاعت اسلام کے اہم ترین فرض میں کوتاہی اختیار کی۔ تو اس کے گھر میں کیا کمی ہے وہ قادر ہے کہ ہمارے بجائے ایسی قوم کو کھڑا کردے۔ اور ایسے لوگوں کو بھیج دے جو اشاعت اسلام کیلئے چست اور ہر طرح سے آمادہ ہوں۔ مگر دوستو! پھر ہم صواب سے محروم رہینگے۔ آؤ ہم غور کریں اور اپنے فرض کو سمجھیں کہ خدا نے ہماری گردنوں پر فرض کا کونسا جوا رکھا ہے اور ہم نے کہانتک اسے نبھایا۔

KHILAFAT LIBRARY

ایک آریہ اخبار کا مسلمانوں پر بہتان

طبعی خباثت

دیش اپکارک جسکے ایڈیٹر ایک راسخ الاعتقاد آریہ مہاشہ ہیں۔ آپ اپنے پرچہ میں یہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

"نہایت افسوس کی بات ہے کہ آج ہندوستان میں اس مضمون پر دھیان دیا جاوے جس پر اس ملک میں قریب ایکہزار سال سے عملدرآمد ہوتا ہوا دیکھا جارہا ہے یعنی اس وقت جبکہ یہ ملک مسلمان بادشاہوں کے قبضے میں آیا۔ کیونکہ وہ زبردست

جب کسی کنواری خوبصورت کو دیکھتے تھے تو

ان کے والدین کو دھمکا کر ان کو لیجاتے تھے۔ اس وقت کے پنڈتوں نے اس بری رسم کو دیکھ دیکھکر بچپن کی شادی کی رسم جاری کی۔ کیونکہ وہ مسلمان کسی شادی شدہ لڑکی کو نہیں لیتے تھے۔ مگر اب منصف گورنمنٹ کی حکومت ہے جنکے راجیہ (حکومت) میں شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں۔ اسلئے اب بری رسم کے جاری رکھنے کی کوئی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔"

افسوس آریہ دوست نے خواہ مخواہ اسلام اور مسلمان اسلام پر ایک بے سروپا الزام لگایا ہے اگر دیش اپکارک کے ایڈیٹر ہمیشہ اپنی مذہبی کتب سے واقف ہوتے تو وہ ہرگز ہرگز بکر کے قصور کو زید پر نہ تھوپتے منوسمرتی مسلمانوں کے ہندوستان میں آنیسے کئی ہزار برس پہلے کی بتلائی جاتی ہے۔ اس میں منوجی مہاراج فرماتے ہیں

"تیس برس کی عمر کا لڑکا اور بارہ برس کی عمر کی دختر لخت جگر کا دواہ کرے۔ یا بیس برس کا لڑکا اور آٹھ برس کی لڑکی دواہ کرے۔ (منوسمرتی باب ۹ شلوک ۹۴)

پیارو منوسمرتی پہلے یا شاہان اسلام؟ افسوس تعصب انسان کو کس طرح بے بس کردیتا ہے اگر دیش اپکارک ایڈیٹر مہاشہ ذرا بھی غور کرتے تو وہ ہرگز ایسا بے بنیاد الزام مسلمانوں پر نہ لگاتے۔ اور نہ ہی منوسمرتی کی یہ لاعلمی دنیا کے تعلیم یہ لوگوں کے سامنے پیش کرنے پر مجبور ہوتے۔

روسی مسلمانوں کی قابل تعریف وفاداری

۲۱ ماہ رواں کو پیٹروگریڈ روس کے دارالحکومت سے خبر آئی ہے۔ کہ ھفلس واقعہ کاکیشیا سے مسلمانوں کا ایک زبردست ڈیپوٹیشن شاہنشاہ روس کے برادر خورد گرانڈ ڈیوک مائیکل کی خدمت میں حاضر ہوا اور یقین دلایا کہ صوبہ کاکیشیا کی تمام مسلمان رعایا ایکدل اور ایک جان ہوکر اپنا مال و متاع اور نیز اپنی جان زار روس پر نثار کرنے کو آمادہ ہے۔ یہ اظہار وفاداری اُن کے مسلمانوں کی عالی ہمتی اور شرافت پر دال ہے۔ جو ایسے نازک موقعہ پر اپنی شکایات اور تکالیف کو فراموش کرکے اپنے شہنشاہ کی معاونت کو دل و جان سے تیار ہیں

ٹرکی اور برطانیہ

مدراس کا تار ہے کہ نیگہ پٹم کے ایک بڑے مسلمان سوداگر نے مسلمانوں کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے کہ وہ انجمنوں کے جلسے کرکے اس مضمون کے ریزولیوشن پاس کریں کہ ٹرکی اگر بے تعلق نہیں رہ سکتا تو وہ انگلینڈ کا ساتھ دے۔ کیونکہ ٹرکی اور انگلستان کے جنگ کے وقت برطانیہ بے تعلق رہا تھا۔ اور برٹش گورنمنٹ ہندوستانی مسلمانوں سے مہربانی کا سلوک کرتی ہے"۔ افسوس ٹرکی کے ناعاقبت اندیش مدبروں نے عاقبت اندیشی سے کام نہ لیا اور خواہ مخواہ اس جلتے بلتے الاؤ میں کود پڑے۔

امرت کے ایڈیٹر کا رونا پیٹنا

معزز ہمعصر لکھتا ہے

کے ایڈیٹر صاحب کی درخواست پر ہم نے رشی دیانند کے متعلق ایک مضمون لکھا۔ لاہور کے نوز ائیدہ اخبار امرت کا ایڈیٹر اُسی وقت سے رو پیٹ رہا ہے کہ بھارت کے پرچہ میں ایڈیٹر نوز کا یہ مضمون کاہے کیطرح چھپ رہا ہے ہم اڈیٹر امرت کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ ہمارے مضمون میں ایک سطر بھی ایسی نکالکر بتلائے جو ہم نے خلاف واقعہ لکھی ہو۔ بدوں سوچے سمجھے شور مچانے اور آسمان سر پر اٹھانے کیا فائدہ"

ماہ اکتوبر میں نور کے وقت پر شایع نہ ہونے کی وجہ

اخبار ایک دن بھی لیٹ ہو۔ مگر قادیان ایک قصبہ ہے آدمی کمیاب ہیں۔ تھوڑی تھوڑی بات کیلئے امرتسر لاہور دوڑنا پڑتا ہے۔ پریس کے پہلے آدمی ادہر ادہر ہو جانے کے باعث از سر نو سب کچھ نیا انتظام کرنا پڑا۔ ایک پتھر کم تھا۔ اس کے لئے ملازم کو لاہور بھیجا گیا۔ بیس روپیہ کا پتھر قادیان میں تیس روپیہ کو آکر پڑا۔

اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ قادیان میں اخبار نویسی کے لئے کسقدر مشکلات کا سامنا ہے۔ اب سب انتظام ٹھیک ٹھاک ہوگیا۔ امید کہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ ناظرین کو شکایت کا موقعہ نہیں دیا جائیگا۔

میری غیر حاضری میں نور کا دی پی واپس ہوا اب بذریعہ منی آرڈر بھیجتا ہوں!!!۔

ایک ظریف دوست

ہیں جنہیں پہلے باقاعدہ اخبار میں سال ختم اور وی پی بھیجنے کی اطلاعدی جاتی ہے اور پھر بذریعہ کارڈ خصوصیت سے مطلع کیا جاتا ہے۔ مگر پھر بھی بجائے اسکے کہ وہ اور تو نہیں ایک پیسہ کے کارڈ کی بجائے بیرنگ کارڈ سے ہی اطلاعدیدیں کہ ہم وی پی وصول نہیں کر سکتے۔ مگر جب وی پی کیا جاتا ہے تو کمال لاپرواہی سے وی پی واپس کر دیتے ہیں۔ مگر دوسری طرف ایسے بھی خواہ ملت اور قومی احساس کے پاسدار بھی موجود ہیں۔ جو اول تو فوراً وی پی وصول کر لیتے ہیں۔ اور اگر کسی وجہ سے وی پی واپس ہو جائے۔ تو فوراً بذریعہ منی آرڈر قیمت بھیج دیتے ہیں۔

چنانچہ برادرم خلیفہ محمد صادق صاحب بانست خیرپور سے مطلع فرماتے ہیں:۔ کہ

افسوس میری غیر حاضری میں نور کا وی پی پارسل واپس ہو گیا جسکا مجھے بہت افسوس ہے اب عرض ہے کہ ایک دو روز کے اندر اندر بذریعہ منی آرڈر بھیجنے لگا۔

اگر دوسرے دوست بھی جناب خلیفہ صاحب کیطرح اس احساس ملت کو مدنظر رکھیں تو ایڈیٹر اخبار کے سامنے جو بعض اوقات نادہندگان کی کالی گھٹائیں سامنے آجاتی ہیں۔ اس تاریک پہلو سے نجات مل جائے۔

حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ایک اعتراض!

بعض دوست حضرت باوا صاحب کے

متعلق یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر وہ مسلمان تھے تو ان کے پیرو یا دوسرے گورو صاحبان نے الگ مذہب کیوں نکال لیا؟

اول ان کے پیروؤں کے الگ مذہب نکالنے کے حضرت باوا صاحب کسی طرح بھی ذمہ وار نہیں ہو سکتے۔ مگر جہاں تک غور و تدبر سے کام لیا جاتا ہے بعد کے گورو صاحبان میں بھی کچھ نہ کچھ اسلام کی پابندی اور پاسداری ضرور پائی جاتی ہے ضلع فیروزپور میں قصبہ گورو ہر سہائے ایک مشہور مقام ہے۔ جہاں سکھ صاحبان کا ایک بڑا بھاری مندر ہے۔ سال بسال وہاں دھوم دھام سے میلا ہوتا ہے۔ دور دور سے زائرین آتے ہیں اور گورو ارجن دیو جی مہاراج جو سکھوں کے پانچویں گورو ہیں ان کے عزیز ترین گرنتھ کے درشن لوگوں کو کروائے جاتے ہیں۔ اور وہاں کا مہنت ایکبار ایک دفعہ غسل کرنیکے بعد اس کتاب کے درشن لوگوں کو کرواتا ہے۔ اور وہاں کے مہنتوں میں نسل بعد نسل یہ روایت چلی آتی ہے کہ گورو ارجن دیو جی مہاراج روزانہ اشنان کرنیکے بعد اس گرنتھ کا پاٹھ کرتے اور پھر کسی کام کو ہاتھ لگاتے۔ اب آپ حیران ہوں گے کہ کیا وہ گرنتھ وید مقدس ہے۔ کیا کوئی اور ہندی کی پستک ہے؟ نہیں نہیں پیارو وہ کتاب جسکی اسقدر تعظیم روا رکھی جاتی ہے اور ایکبار اشنان کے بعد اس کتاب کو ہاتھ لگایا جاتا ہے وہ قرآن کریم ہے۔ جسکا دل چاہے وہ ضلع فیروزپور گورو ہر سہائے میں جا کر دیکھ آئے۔ اب ہم کسطرح یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت باوا صاحب کے بعد دوسرے گوروؤں میں اسلام کا اثر نہ تھا کیا بدوں اثر کے کوئی کسی کتاب کی اسقدر تعظیم روا رکھتا ہے فاعتبروا یا اولوالابصار

اس سے بھی بڑھ کر ایک اور شہادت

اب یہ امر بھی قابل غور ہے کہ ایک مذہب کے لئے اگر ایک طرف روحانیت ضروری ہے تو دوسری طرف شریعت بھی ضروری ہے۔ اگر حضرت باوا صاحب کسی ایک مذہب کے پیرو ہوتے یا الگ مذہب نکالتے تو چاہیئے تھا کہ آپ کوئی الگ شریعت وضع فرماتے مگر ہم شری گرنتھ صاحب کو دیکھتے اور غور کرتے ہیں تو ہمیں کہیں بھی شریعت کا پہلو نظر نہیں آتا یہ تو خالصہ صاحبان اور ہمارے درمیان متفق علیہ امر ہے کہ حضرت باوا صاحب ہندو نہ تھے اب رہا یہ امر کہ کیا آپ نے کوئی الگ مذہب نکالا؟ اور اگر نکالا تو اسکے لئے کوئی الگ شریعت بنائی۔ واقعات اس کا جواب ہمیں نفی میں دیتے ہیں۔ اور برخلاف اس کے ہم جنم ساکھی کلاں شری گورو نانک کے صفحہ ۲۲ میں حضرت باوا صاحب کا یہ ارشاد پاتے ہیں:۔

بدعت کو دور کر قدم شریعت راکھہ + نیول چل لگے سبدی مندا کسی نا کہہ

یعنی شریعت کے احکام کے ماتحت چلو۔ تاکہ سب بدعتیں دور ہو جائیں۔ حلیمی اور عاجزی اختیار کرو اور کسی کو برا نہ کہو۔ اب اس سے یہ تو صاف ظاہر ہو گیا کہ حضرت باوا صاحب شریعت کے قائل ماننے تو ضرور تھے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ باوا صاحب کس شریعت کے قائل تھے۔ تو اس کے لئے ہمیں کہیں دور جانیکی ضرورت نہیں ہے صرف جنم ساکھی بھائی بالا کلاں جو بالا والی جنم ساکھی کے نام سے مشہور ہے کے صفحہ ۲۲ پر نظر ڈالنی ہی کافی ہوگی جسمیں حضرت باوا صاحب کا یہ شلوک درج ہے۔

تیتے حرف قرآن دے تیتے سپارے کین
تس وچ پند نصیحتاں سنکر کر دیقین!

یعنے عربی کے تیس حروف اور قرآن کے تیس پارے ہیں۔ اور اس میں لاانتہا نصیحتیں ہیں۔ اے سننے والو تم ان نصایح کو نہ صرف سنو بلکہ ان پر ایمان لاؤ۔ سو اس سے آپ اندازہ لگا لیں کہ حضرت باوا صاحب ہمسے ویدک شریعت منوانا چاہتے ہیں۔ یا اسلامی شریعت مطلب صاف کسی آپچ پیچ کی ضرورت نہیں

اس سے بڑھکر ایک اور زبردست شہادت

اب اس امر کے متعلق کہ حضرت باوا صاحب نے کوئی الگ مذہب نہیں نکالا اس سے بڑھ کر ایک اور زبردست شہادت ہمارے سامنے آتی ہے ہم آدھ گرنتھ صاحب میں یہ کہیں بھی نہیں پاتے کہ کیس۔ کچھ۔ کڑا۔ کرپان۔ اور کنگا ضرور رکھنا چاہیئے جسکے بدوں آجکل کوئی سکھ سکھ ہی نہیں رہ سکتا۔ آدھ گرنتھ صاحب میں ہم ان نشانات کا کہیں ذکر نہیں پاتے اور نا ہی ہم رسم پوہل جو خالصہ مذہب میں ایک لازمی چیز ہے اس کا ذکر گرنتھ صاحب میں پاتے ہیں کیونکہ یہ صریح اور بدیہی امر ہے کہ اگر شری گورو گوبند صاحب سے پہلے گورو پوہل کا ذکر کرتے تو ان کے اسمائی گرامی کے ساتھ ضرور سنگھ کے لفظ کا اضافہ ہوتا جو اس امر کی بیّن دلیل ہے کہ سکھ دھرم جو موجودہ صورت میں ہمارے پیش کیا جاتا ہے شری گورو گوبند سنگھ سے پہلے وہ اس صورت میں نہ تھا یہ صورت گورو گوبند سنگھ صاحب سے نظر آئی اور اس وقت سے سکھ دھرم میں تغیر عظیم پیدا ہوا۔ پس جو موجودہ سکھ مذہب ہمارے سامنے پیش کیا جاتا ہے اس کے لئے واقعات مشاہد ہیں۔ کہ اس کے بانی شری گورو گوبند سنگھ صاحب ہیں۔ شری گورو نانک دیو جی مہاراج اور اس کے بعد گوروؤں کے عہد میں ہم یہ بات نہیں پاتے

کیا آپ نور کی توسیع اشاعت کے سوال کو بھول گئے۔ جلدی کیجئے ہر ایک خریدار اگر دو دو خریدار دیدے تو نور کی مشکلات آج ہی دور ہو سکتی ہیں

مینیجر نور

KHILAFAT LIBRARY

سناتن دھرمیوں میں شدھی

اب تک سناتن دھرمی ہندوؤں میں شاذ و نادر ہی شدھیاں ہوئی تھیں۔ لیکن اب سناتن دھرمیوں نے بھی ہوا کے رخ کو پہچانا ہے اور دقیانوسی خیالات کو پرے پھینک کر موجودہ روشنی سے متاثر ہو رہے ہیں۔

ماچیوت گزٹ میں ایک عیسائی خاندان کے شدھ ہونیکی خبر درج ہے۔ جسکے حالات حسب ذیل ہیں۔ عرصہ گذرا کہ ایک صاحب سوڈھی لکھن سنگھ نامی جاگیردار موضع ساہوال عرصہ ۲۰ برس کا ہوا کہ عیسائی ہو گئے تھے۔ اور ولایت جاکر انہوں نے سول سروس کا امتحان درجہ اول میں پاس کیا۔ اور ضلع گانگڑا کے رہنے والے ایک برہمن کی لڑکی سے جو عیسائی تھا شادی کی جس سے ایک لڑکا اور دو لڑکیاں موجود ہیں۔ اب انہوں نے اپنے وطن خاص میں اپنا ارادہ سناتن دھرمی ہونیکا ظاہر کیا اور سوڈھی بار سنگھ و پنڈت سکھرام داس کو ہمراہ لیکر برہمن سبھا دینا نگر میں پہونچے۔ جہاں انہوں نے شدھ ہونیکی استدعا کی۔ کارکنان سبھا نے پراشچت بتایا۔ یہ گنگا اشنان ۱۰۔ لاکھ گائتری کا جپ۔ تین گئودان۔ تیرہ برت۔ پانچ دن پنچ گویہ ایک لاکھ منتر ہون۔ برہمن بھوجن۔ اس نے سب شرائط کو منظور کیا۔ ۲۔ برہمن جپ کرتے رہے۔ شدھی کے وقت ۲۔ آدمیوں کے قریب مجمع تھا۔ پوری بدھ کیساتھ پراشچت ہوا۔ پنڈت رام سہائے ایڈیٹر بھارتی نے شدھی سناتن دھرم سبھا نے پر اثر لیکچر دیئے جسکا اثر حاضرین پر اچھا ہوا۔

ایک وقت وہ تھا جبکہ سناتنی دوست شدھی سے دور بھاگتے تھے۔ مگر زمانہ نے اپنا رنگ دکھلایا۔ اور سناتن دھرمی بھی اچھوت پر سے چھوت کو موجودہ کوٹ پتلون اور ٹوپی پہننے کی ضرورت پڑی۔

پانچ گویہ کیا چیز ہے

ایک قوم ... میں پانچ گویہ ایک بڑی ہی ضروری اور لازمی چیز سمجھی گئی ہے اور بدوں پانچ گویہ کی مطاہر اور پاکیزہ چیز کے شدھی تکمیل کو نہیں پہونچتی۔ شاید آپ حیران ہوں گے کہ وہ پانچ گویہ کیا چیز ہے جو تمام پاکیزگیوں پر جادو کا اثر رکھتا ہے اور وہ یہ ہے:۔ گائے کا دودھ ایک ماشہ۔ گائے پیشاب ۱ ماشہ۔ گھی ۱ ماشہ۔ دودھ دہی آٹھ آٹھ ماشہ۔ ان پانچ اشیاء کو جمع کرنیسے پانچ گویہ بنتا ہے۔ دشن سمرتی پران الف ۵ میں اس پانچ گویہ کی ترکیب اور تعریف کے بعد لکھا ہے کہ اگر شودر پانچ گویہ کو پیوے تو براہ راست سرگ کو جاتا ہے۔

مسلمانوں ہمت کرو میدان وسیع ہے

اس وقت دنیا میں احقاق حق کی لہر چل رہی ہے ہر ایک انسان ذہنی اور مذہبی نکتہ خیال سے ترقی کی چوٹی کیطرف بڑھنے کی کوشش کر رہا ہے جو لوگ ہمت کرتے ہیں وہ اس میں بہت کچھ کامیاب بھی ہوتے ہیں۔ آریوں اور عیسائیوں نے ہمت کی اور کامیابی ہوئے اگر آپ ان لوگوں کی کامیابی کا اندازہ لگانا چاہیں تو پہلی اور پچھلی مردم شماری پر نظر ڈالنی چاہیئے کسقدر حیرت انگیز ترقی نظر آئیگی۔ مگر مسلمان سوتے ہیں یا جاگتے ہیں یا نہیں۔ ہندوستان میں اشاعت اور ترقی کا میدان بہت کچھ وسیع ہے مگر ہم اپنے خراٹوں میں مست ہیں اور تو اور سناتنی لوگ جو شدھی کے سخت مخالف تھے۔ اب انکو بھی زمانہ کی ہوا کو دیکھ کر اپنا پروگرام تبدیل کرنا پڑا۔ مگر مسلمان جنہوں نے سب سے پہلے شدھی اور مساوات کا علم بلند کیا وہ اوروں کو جگا کر خود سو گئے۔ افسوس

KHILAFAT LIBRARY

کلام اکبر

دعاء اس وقت ہے ہر امن و آسایش کی طالب کی
فرو ہو جائے یارب جلد آتش جنگ مغرب کی
مصیبت دور ہو دنیا سے یہ خونریزی رک جائے
سرافرازی ہو حق کو اور جو باطل ہو جھک جائے
فراغ طبع سے خالق کی طاعت کر سکیں انسان۔
فساد و فتنہ کم ہو اور سلامت رہ سکے ایمان
ہزاروں سال سے ہم دیکھتے ہیں ڈھنگ دنیا کا
نہیں ہے معتبر واللہ کوئی رنگ دنیا کا
تہ گردوں زمیں کی فتنہ انگیزی نہیں رکتی
بڑھے تہذیب یا سائنس خونریزی نہیں رکتی
غرور اور حرص ہے دنیا میں جڑ ساری برائی کی
قناعت اور اطاعت ہو دوا دل کی صفائی کی
دل اصحاب قوت مختلف راہوں کا مالک ہے
غریبوں بیکسوں کا کون ہے اللہ مالک ہے

موجودہ جنگ کا اٹھارہ کروڑ روپیہ روزانہ خرچ

یہ امر مسلمہ ہے کہ تمام گذشتہ جنگوں کو اس عظیم الشان جنگ سے کسی پہلو میں کوئی نسبت حاصل نہیں۔ کیونکہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ موجودہ جنگ میں۔ روس۔ جاپان۔ فرانس۔ انگلستان۔ بلجیم۔ جرمنی۔ اسٹریلیا۔ سربیا مانٹی نگرو وغیرہ تمام ممالک کا روزانہ خرچ اگر ایک جگہ جمع کیا جائے۔ تو اٹھارہ کروڑ روپیہ سے زیادہ ہوتا ہے۔ آج سے پہلے سب سے زیادہ خرچ والی جنگ ۱۸۶۶ء میں اٹلی اور اسٹریا کے درمیان ہوئی تھی جسپر کل پندرہ کروڑ روپیہ صرف ہوا تھا۔ یہ جنگ صرف ۲۱ دن تک جاری رہی۔ اور ۷۵ لاکھ روپیہ روزانہ اس میں صرف ہوتا رہا۔ مزید برآں ۱۸۹۸ء سے ۱۹۱۳ء تک انگلستان نے جو چھوٹی موٹی لڑائیاں کی ہیں ان میں تین ارب چالیس کروڑ اور پچاس لاکھ روپیہ صرف ہوا تھا اسی طرح روس نے گذشتہ ساٹھ سال کے اندر جو لڑائیاں لڑی ہیں۔ ان میں چار ارب بہتر کروڑ پچاس لاکھ روپیہ صرف کیا تھا۔ مگر موجودہ جنگ کے مالی اخراجات سے گذشتہ جنگوں کا مقابلہ کیا ہے۔ کیونکہ اس جنگ میں اٹھارہ کروڑ روپیہ ہر روز پانی کیطرح یوروپ کے میدان کارزار میں بہہ جاتا ہے اور ابھی خدا جانے کتنے عرصہ تک مال و زر کا یہ عظیم دریا یوروپ میں بہتا رہے گا۔

شاہ بلجیم کی بہادری اور سادگی

آسٹریلیا سے جو اخبارات کولمبو میں پہونچے ان سے انٹورپ کی گولہ باری اور فتح کیکئی باتیں ظاہر ہوتی ہیں جو اس ملک کو نہیں بھیجی گئی تھیں۔ چالیس گھنٹہ کی گولہ باری کے بعد انٹورپ فتح ہوا تھا اول مرتبہ آدھی رات کو بھاری گولے شہر میں پھینکے گئے۔ لوگ گھروں سے باہر نکل آئے۔ آخری بیس گھنٹوں میں جو ہراسانی شہر میں پھیل رہی تھی وہ بیان سے باہر ہے زخمی بلجیمی سپاہیوں کی صورت نے ہیبت اور پریشانی اور بھی بڑھا دی۔ شاہ بلجیم نے اس موقعہ پر بڑی بہادری ظاہر کی۔ اپنے نمونہ سے اپنے سپاہیوں کے حوصلے بڑھاتے رہے۔ معمولی سپاہی کی وردی پہنے رہتے تھے۔ اور خندقوں میں سپاہیوں کیساتھ سیدھی سادی خوراک کھا کر گذارہ کرتے تھے۔ لیکن جب دیکھا کہ اب کچھ نہیں ہو سکتا تو شہر سے چلدیئے۔ مگر اخیر وقت تک خوب بہادری سے مقابلہ کرتے رہے۔ اس جنگ میں جو بلجیم نے بہادری دکھلائی اسکی داستانیں اوراق تاریخ کو ہمیشہ مزین رکھینگی۔"

افغانیوں اور روسیوں کے متعلق کچھ افواہ!

ہمعصر جمہور التبین لکھتا ہے کہ افواہاً معلوم ہوا ہے کہ علاقہ کوشک کے پہاڑوں سے ہرات کے چند میل کے فاصلے تک روسیوں نے چند سال ہوئے کہ چپکے چپکے ایک بہت بڑی سرنگ لگا کر اس کے اندر ریلوے لائن بچھا دی افغانیوں کو اطلاع ملنے پر کئی ہزار روسیوں کو گھیر لیا اور ان کو قتل کر کے سرنگوں پر قبضہ کر لیا۔ روس اپنی فوج متواتر کوشک کو بھیج رہا ہے۔

آریہ سماج اور ایا پنتھی

جو کام پریس ایکٹ اور ٹینگز ایکٹ سے بھی نہیں ہوا۔ اخبار بھارت اودے رقمطراز ہے کہ وہ کام

امید ہے کہ مہاتما منشی رام ہی کے ذرا سے نوٹس سے ہو جائیگا مہاتما جی کو معلوم ہوا ہے کہ کمبھ کے میلہ پر میسیوں آپا پنتھی نام کے آریہ سماجی اپنا مطلب سدھ کرنے آوینگے ان کے کاموں کی جوابدہی ساری سماج پر پڑ سکتی ہے۔ اگر انہوں نے اپنا ڈیرہ ڈنڈا الگ جمایا اور آریہ سماج کو بدنام کرنے والی کوئی کارروائی کر گذرے تو بڑا بے ڈھب معاملہ ہو جائیگا۔

امید ہے کہ اس نوٹس سے ڈر کر آپا پنتھی لوگ کمبھ میں نہیں جاوینگے اور کوئی بے ڈھب معاملہ نہیں ہونے پائیگا۔ یہ ہے آریہ مہاپرشوں کا آپس میں برتاؤ۔ اور ادب آداب جس پر ساری دنیا کو راہ راست پر لانے کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔

ہم کسی مذہب میں تغیر و تبدل کو اس کے بانی کیطرف منسوب نہیں کر سکتے

اس وقت کوئی مسلمانوں کی عملی حالت کو دیکھ تو ہم مسلمانوں میں بعض ایسی ایسی باتیں بھی پاتے ہیں۔ جنکا ذکر قرآن کریم میں بھی کہیں نہیں پایا جاتا۔ ہمارا یہ ایمان ہے۔ کہ اگر وید الہامی کتاب ہے تو اس میں توحید ضرور ہونی چاہیئے مگر دیکھتے ہیں سناتنی بھی وید مقدس کے قایل ہیں۔ ہم کسی مذہب کی اصلی حالت کو دیکھنے کیلئے اس مذہب یا فرقہ کے پانی کی پاک زندگی اور ان کے مطہر اقوال پر نظر ڈالنی چاہیئے۔ جہاں تلک واقعات کا تعلق ہے۔ ہم شری گورو نانک دیو کے کسی کلام اور شلوک میں کچھہ۔ کرپان۔ کڑا۔ کرد۔ کہنگا وغیرہ مروجہ سنگھ دھرم میں ضروری اشیاء سمجھی گئی ہیں۔ نہیں پاتے اور نہ ہی اس کے بعد کے بعض واجب الاحترام گوروؤں کے کلام میں امید کہ کوئی گورو کا پیارا سکھ اس امر پر روشنی ڈالیگا۔

باوا صاحب کے اسلام پر ایک آریہ اخبار کی گواہی

اللہ تعالیٰ کا لاکھہ لاکھہ شکر ہے کہ حضرت اقدس باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا اسلام روز روشن کیطرح ظاہر ہوتا ہے ایک وقت وہ تھا کہ آریہ سماج گورو صاحبان اور وید کے نعرے لگاتی تھکتی نہ تھی۔ اب یہ وقت ہے کہ خود ان لوگوں کی قلم سے حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے اسلام کی تصدیق ہو رہی ہے۔ چنانچہ اخبار پرکاش نے اپنے یکم نومبر کے پرچہ کے صفحہ ۱۱ میں حضرت اقدس باوا نانک کا قول آدھ گرنتھ سری راگ محلا ارشٹ پدی پہلی

پیر پیغمبر سالک صادق شہدے اور شہید
شیخ و مشایخ قاضی ملا درویش رسید
برکت تنکی اگلے جوڑ بہتے رہیں درود۔

یعنے۔ پیر۔ پیغمبر سالک۔ صادق۔ شہدا۔ قاضی۔ ملا۔ اور درویش۔ وہی آخرت میں کامیاب ہوں گے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ فرمائیے اب حضرت باوا صاحب کے اسلام میں کیا شبہ رہتا ہے۔ امید کہ دیگر آریہ اخبارات بھی پرکاش کے اس بے لوث خیال سے فایدہ اٹھائینگے

الحمد للہ

کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ایڈیٹر نور کے ہاں دوسرا لڑکا عطا فرمایا دوست دعا فرماویں کہ مولیٰ کریم مولود کو صحت کیساتھہ لمبی عمر عطا فرماوے اور دین کا خادم بناوے آمین۔ حضرت نے محمد موسیٰ نام تجویز فرمایا ہے

آخر ٹرکی کا ناعاقبت اندیش گروہ اس الاؤ میں کود پڑا۔!!!

ٹرکی کے بعض جوشیلے ممبروں نے مستقبل سے آنکھیں موند کر اس جلتے بلتے الاؤ میں چھلانگ لگا دی حکومت ٹرکی کے بعض ممبر آجکل جرمن کے اشاروں پر کھٹ پتلی کیطرح ناچ رہے ہیں سولیہد گاز خمی ہونا وزیر اعظم کا متحدہ سلطنتوں سے معذرت کرنا اس امر کو ظاہر کرتا ہے کہ ٹرکی کے دور اندیش ایک آن واحد کیلئے بھی انگریزوں سے لگاؤ کو روا نہیں رکھتے۔ اس وقت تک حکومت ٹرکی کے قیام میں انگریزی سلطنت بطور ستون کے رہی ہے مگر افسوس ٹرکی کے بعض جوشیلے گروہ نے دوست دشمن کے امتیاز کو بالائے طاق رکھکر اس جنگ کے شعلوں میں کود پڑنے پر خوشی کی بات ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے ٹرکی کی اس جلد باز حرکت کو کمال رنج سے دیکھا اور اپنی بے تعلقی کا علانیہ اظہار کر دیا۔ حضور نظام کا فرمان سر آغا خانصاحب کا اعلان اور علاوہ بریں دیگر انجمنوں کے زبردلیوشنوں نے اس امر کو کما حقہ آشکار کر دیا۔ کہ ہندوستان کے مسلمان اپنے دوست و دشمن کو خوب سمجھتے ہیں۔ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے برکات و احسانات ان کے قلوب پر اسقدر جاگزین ہیں کہ کوئی بڑے سے بڑا لہو لبچال بھی اُسے ادھر ادھر سرکا نہیں سکتا۔ اس وقت مسلمانوں کے امتحان کا وقت ہے۔ ہمیں مسلمانوں کی دانشمندی اور عاقبت اندیشی پر پورا پورا بھروسہ ہے کہ وہ اپنے حال قال سے اس امر کو روز روشن کیطرح ظاہر کر دینگے۔ کہ گورنمنٹ انگلشیہ کی وفاداری اسکے رگ رگ میں پیوست ہو چکی ہے اور وہ اس اڑے وقت میں اپنے آپ کو وفاداری میں یگانہ فخر سمجھنے کے از حد خواہشمند ہیں۔ اور قرآن کریم کا یہ حکم واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولوا الامر منکم ہمیشہ ان کی مدنظر ہے اور لفظ مسلمان ہی صلح اور امن پسند کا مترادف ہے۔

متبرک اسلامی مقامات کے متعلق گورنمنٹ ہند کا اعلان

ہند نے اپنے گزٹ کا ایک خاص نمبر نکال کر اہل اسلام کے ان متبرک مقامات کے متعلق جو ٹرکی کے قبضہ میں ہیں۔ اعلان کیا ہے کہ ٹرکی اور برطانیہ کے درمیان لڑائی چھڑ جانے سے چونکہ گورنمنٹ ٹرکی نے غلط مشورہ میں پھنسکر بلاوجہ اعلان جنگ چھیڑ دیا ہے۔ جس کا گورنمنٹ برطانیہ کو سخت افسوس ہے بادشاہ انگلستان کی گورنمنٹ نے وائسرائے ہند کو عرب کے متبرک مقامات جسمیں میسوپوٹیمیا کی مقدس زیارتگاہیں۔ اور جدہ کی بندرگاہ بھی شامل ہے۔ حسب ذیل اعلان کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ شہنشاہ ہند کی نہایت وفادار مسلمان رعایا میں گورنمنٹ کی روش کے متعلق کوئی غلطی پیدا نہ ہو۔ اس جنگ میں جسمیں مذہب کا کوئی سوال زیر بحث نہیں ہے یہ متبرک مقامات اور جدہ برطانیہ کی بحری اور بری فوجوں کے حملوں یا سختیوں سے محفوظ رکھے جائیں گے تاوقتیکہ جو ہندوستانی حاجی اور مقامات اور زیارتگاہوں پر بطور زیارت کیلئے گئے ہیں انکے ساتھ کوئی بیجا مداخلت نہ کیجائے شاہ برطانیہ کی درخواست پر فرانس اور روس کی گورنمنٹس نے بھی اسی قسم کا اطمینان دلایا ہے۔

ہم گورنمنٹ عالیہ کے دل و جان سے مشکور ہیں۔ کہ آپ نے اس موقعہ پر ایسا اعلان کر کے مسلمانوں کی دلجوئی میں کوئی دقیقہ نہیں رکھا ہم مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ہمارے مقدس مقامات کا حامی و ناصر خود خداوند تعالیٰ ہے۔

ولیعہد آسٹریا کے قاتلوں کو سنگین سزائیں

اور اسکی بیگم کا قتل جو سراجیو میں ہو کر موجودہ جنگ کا فوری سبب ہوا تھا اسکے قتل کے الزام میں جن لوگوں کے خلاف مقدمہ کی سماعت سراجیو میں جو آسٹرین صوبہ بوسنیا کا صدر مقام ہے کی گئی عدالت کے پانچ ملزموں کو پھانسی کی سزا دی گیا رہ ملزموں کو جن میں ولیعہد کو گولی کا نشانہ بنانے والا پرنسپ اور بم پھینکنے والا کپرنیو بھی شامل ہیں مختلف میعاد کی سخت قید کی سزا دیگئی۔ آخر الذکر دو ملزموں کو ۲۰-۲۰ سال قید سخت کی سزا دیگئی ہے۔

جنگ کا اثر مشن پر

ہم سمجھتے تھے کہ جنگ کا اثر ہندوستانیوں کے کاروبار ہی پر ہوگا۔ مگر عیسائیوں کا رسالہ "مسیحی تجلی" دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جنگ کا اثر علاوہ ہندوستانی کاروبار کے خود عیسائی تبلیغ پر بھی ہوا ہے۔ تجلی میں ایک نوٹ لکھا ہے کہ ولایت سے مشنری سوسائٹی کو بذریعہ تار اطلاع آئی ہے "بڑے بڑے خرچ ملتوی کر دو۔ بنک سے حتی المقدور تھوڑا روپیہ لو۔ عارضی طور پر ادھار لیکر کام چلاؤ" اس خبر سے ہم ہندوستانی اپنا اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہاں کے خیراتی کاروبار کی حالت کیا ہوگی ہوگی۔

KHILAFAT LIBRARY

خلفائے بنی امیہ کا ادبی مذاق

شاندار ی دکروفر کے کرشمے بنی اُمیہ کے خلفاء نے دکھائے اور کوئی اسلامی سلطنت نہیں دکھا سکی ہے۔ اور یہی سبب تھا کہ اصلی عربی لٹریچر اور ادبی علم وفضل کا جتنا بڑا مرکز مملکت امیہ بنگئی تھی۔ بغداد کی عباسی خلافت بھی نہ تھی۔ خلافت بغداد کی تلمروبے شک بڑی تھی اور اس کا دربار بھی زیادہ پر سطوت و جبروت نظر آتا ہے لیکن بغداد کے خلفا نے اپنے علمی ذوق میں جو کچھ کیا یہ تھا کہ دیگر زبانوں کے علوم کثرت سے عربی میں نقل کرائے اس کے سوا اور تمام باتوں میں ساسانی مذاق اور ایرانی معاشرت کا الن پر اس قدر اثر پڑ گیا تھا کہ ان میں نہ عربی وضع قطع ہی باقی رہی تھی نہ عربی سخن سنجی نہ عربی سادگی معاشرت باقی تھی نہ عربی آزادی و حریت اب ان میں نہ وہ انگلا عربی لٹریچر تھا نہ وہ عرب الغربا کی پرانی پرجوش دولولہ خیز شاعری۔ ہر چیز میں عجمیت کی بو آرہی تھی اور بعض یورپین کا کہنا بالکل بجا ہے کہ دربار خلافت کا بغداد میں قائم ہونا عربی سطوت کا بڑھنا نہ تھا بلکہ دراصل عربیت پر عجمیت کی ایک زبردست فتح تھی

یہ خلاف عباسیوں کے بنی امیہ کے دربار ابتدا سے آخر تک جہاں لے سے خالص عربیت کے رنگ میں ڈوبے رہے اور اسی وجہ سے ان کے عہد میں عربی زبان اور عربی لٹریچر نے بڑی ترقیاں حاصل کیں مشرق میں خلفائے بنی امیہ شام اگرچہ سطوت قیصری سے بڑھ کے شان و شوکت دکھا رہے تھے۔ اور عیش و عشرت کے سامانوں میں گھرے ہوئے تھے۔ مگر اپنے مذاق عربیت کے قائم رکھنے کا یہانتک اہتمام تھا کہ شاہزادے اور اعیان خلافت کے فرزند بچپن سے صحرائے عرب میں بھیجدیئے جاتے تاکہ قدیم قبایل عرب میں رہ کے عربی فصیح خالص زبان کیساتھ عربی خصایل وعادات کو سیکھیں اور بدوی شجاعت سے خالی نہ ہونے پائیں۔ مگر بنی عباس کے زمانہ میں یہ طریقہ تعلیم مفقود ہو گیا تھا۔

غالباً کہا جائیگا کہ ان خلفاء کے عہد تک عرب لوگ غیر قوموں کے مذاق و معاشرت سے آشنا نہیں ہونے پائے تھے اسلئے کہ وہ فتوحات عرب تھا ابتدائی زمانہ تھا لیکن نہیں بنی امیہ اندلس نے بھی جو بنی عباس کے معاصر اور پورے رقیب تھے سرزمین اندلس میں پہنچنے کے بعد جو جزیرہ نمائے عرب سے ہزارہا کوس کی مسافت پر تھی اپنے عربی مذاق کو نہیں چھوڑا تھا۔

یہ دیکھ کے نہایت حیرت معلوم ہوتی ہے کہ گاتھ لوگوں کی سرزمین پر اور مسیحیت کے آغوش میں جہاں ایک طرف فرانسیسی و لاطینی معاشرت تھی اور دوسری طرف صحرانشینان افریقہ کی رومی آمیز بدویت چند خانہ بدوش عربوں نے پہونچکر ایک زبردست سوسائٹی قایم کرلی جسکا مذاق خالص عربی تھا اور جسکا لٹریچر عربی ادب کا ایسا اعلیٰ نمونہ تھا جو کسی بیرونی اثر سے منقش نہ تھا۔ وہاں اپنے ہمشہ ری مسلمین کے ادبار کا اثر پڑا نہ رومیوں کے علم وفضل کا۔ نہ گاتھک معاشرت نے انکی عادات واطوار کو بگاڑا نہ یونانی علوم نے ان کی سادگی عقاید میں تفرقہ ڈالا۔ وہ خالص عرب تھے اور صدیاں گزرنیکے بعد بھی خالص عرب ہے۔ بلکہ اگر غور سے دیکھے تو انکا مذاق سخن مصر و شام اور عراق و عرب کے شعرا کے مذاق سے اچھا اور سچا تھا۔ اندلس میں عربی ادب و شاعری کا سب سے بڑا قدردان خلیفہ الحکم المستنصر باللہ تھا۔ جسکی وجہ یہ تھی کہ وہ خود بہت بڑا عالم و ادیب تھا اور تصنیف و تالیف اور کتب بینی میں جیسا انہماک اس کو تھا شاید دنیا کے کسی بادشاہ میں نہ دیکھا گیا ہوگا اس کا باپ مشہور خلیفہ اندلس عبدالرحمن ثالث الناصر لدین اللہ اگرچہ اپنی پچاس سال سے زیادہ زمانے کی حکومت میں ہمیشہ فتوحات اور فوج کشیوں میں مصروف رہا لیکن اس پر بھی اسپین میں اسکی قدردانی سے بڑے بڑے گراں پایہ فاضلوں کا مجمع ہو گیا تھا۔ خلف بن ایوب بن فرج کی شاعری کی ساری عربی دنیا میں دھوم تھی اور اسکی نظمیں اعلیٰ محفلوں میں (جنہیں ولیعہد خلافت الحکم شاہی قصر مروان میں منعقد کیا کرتا تھا اور جنہیں تمام علماء و فضلائے ملک جمع ہوتے تھے) نہایت ذوق و محویت کیساتھ سنی اور سنائی جاتی تھیں۔ اسی قسم کی ایک صحبت وزیر سلطنت عبید اللہ بن یحییٰ بن ادریس کے گھر پر بھی اکثر مرتب ہوا کرتی اور ابن فرج اور دیگر مشہور شعرا کے اشعار لطف کیساتھ پڑھے جاتے

ابوبکر اسمٰعیل بن بدر بھی اس زمانہ کا ایک فاضل گراں پایہ تھا جسکی خلیفہ الناصر بڑی قدر و منزلت کرتا جسکے اشعار پر بادشاہ نے شعر کہے تھے ایک اور گراں پایہ صاحب علم و فضل سلیمان بن عبدالغافر القرطبی تھا۔ یہ عالم ہونیکے ساتھ ایک زبردست سپہ سالار بھی تھا بڑے بڑے میدانوں میں فتح کے جھنڈے اڑا چکا تھا۔ مگر اب دنیا سے علیحدہ ہو کے لذات دنیوی سے کنارہ کش ہو گیا تھا۔ بہت ہی سادی زندگی بسر کرتا تھا۔ جو تا پہننا چھوڑ دیا تھا۔ بھیڑوں کی کھال اس کا لباس تھا۔ اور شب و روز زہد و تقوی میں مصروف رہتا۔ اور باوجود اس شان کے اس سے خلیفہ الناصر سے اکثر محبت رہتی جسے اس پر اسقدر وثوق تھا کہ غربا میں اکثر خیرات اسی کے ہاتھوں سے تقسیم ہوتی اور بہت سے مفلوک الحال خاندانوں کی خبر گیری و دست گیری کا ذریعہ یہی تھا الناصر نے ایک دن برسبیل تذکرہ اُس سے کہا "مجھ اپنی پچاس سال کی کامیاب اور فتحمندیوں کی سلطنت میں صرف چودہ دن ایسے نظر آتے ہیں جنمیں پورا اطمینان قلب حاصل تھا"

عبدالرحمن الناصر آخر عمر میں اپنی زندگی مدینۃ الزہراء میں بسر کرتا۔ جس چھوٹی سی خوبصورت بستی کو اس نے قرطبہ کے پاس آباد کرکے اور اپنی ایک محبوبہ خاص زہراء کے نام سے نامزد کرکے بڑے بڑے خوبصورت قصروں اور عالیشان جامع مسجد سے آراستہ کردیا تھا۔ یہیں اس کے گرد بڑے بڑے علماء و نقاد کا مجمع رہتا۔ اور اسکی ترک دنیا کی زندگی علمی صحبتوں میں گزرتی۔ ایک بڑا صاحب علم صاحب والی اشبیلیہ ابوبکر اسمٰعیل بن عبد بن اسماعیل بن زیادہ تھا جو اموی النسل تھا اسکی نسبت ابن فرج نے اپنی کتاب جنات میں لکھا ہے کہ خیال آفرینی و سخن سنجی میں تمام معاصرین میں سے بڑھا ہوا تھا۔

مرد تو مرد ان دنوں بہت سی صاحب علم عورتیں الناصر کی متقیانہ صحبت علم میں موجود تھیں۔ جنکے نام دنیائے اسلام میں ہمیشہ مشہور رہیں گے۔ بادشاہ کی اس پاک بازی کی صحبت کو اکثر محسنہ کا دلکش نغمہ شگفتہ رکھتا۔ محسنہ صاحب علم و فضل تھی اور محل میں بادشاہ کی مسعدی یا پیشدستی کی خدمت انجام دیتی۔ فن شاعری میں کمال رکھتی تھی اور اس کے ساتھ گلا بھی بڑا پیارا پایا تھا۔ دوسری خاتون عایشہ بنت احمد بن قاسم تھی جو قرطبہ کی ایک نازک بدن و نازک طبع نازنین تھی۔ اسکی شاعری کی ان دنوں سارے اندلس میں دھوم تھی اسکی نسبت عام خیال تھا کہ باعتبار عصمت و عفت۔ حسن و جمال اور علم و فضل کے سارے ملک میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ صفیہ بنت عبدالراعی بھی اس عہد کی ایک بڑی صاحبہ علم خاتون تھی۔ اسکے اشعار میں شاعرانہ نازک خیالی کیساتھ ایسی عالمانہ متانت و بلند پروازی تھی کہ خلیفہ الناصر کو نہایت ہی لطف آتا۔ اسی درجہ کی ایک قابل کنیز نائرا نامی تھی (غالباً یہ اندلسی زبان کا نام ہوگا یا ایسا بگڑا ہے کہ ہم نہیں پہچان سکتے) جو بادشاہ کی محبوبہ تھی۔ اور اس کی خوش طبعی و ظرافت بذلہ سنجی و لطافت سے الناصر کے آخری ایام زندہ دلی و لطف میں بسر ہوتے۔ ۳۵۰ھ میں جب عبدالرحمن الناصر نے سفر آخرت کیا تو خلیفہ الحکم کا علمی ذوق و شوق پہلے سے بہت زیادہ بڑھ گیا ابتدائے عمر سے اسے علم کا بڑا شوق تھا۔ دنیا کے تمام عیش و کنار اُسے حکمرانی و فرمانروائی میں اتنی دلچسپی نہ تھی۔ جتنی کہ کتابوں کے جمع کرنے اور ان کے مطالعہ

میں تھی کہ اس بات کی دھن تھی کہ دنیا بھر کی عربی کتابیں اسکے کتبخانے میں جمع ہو جائیں۔ چنانچہ اسکی مسلسل کوششوں سے شاعری ادب دینیات۔ واخلاق۔ تاریخ وجغرافیہ اور تمام علوم وفنون کی کتابوں کا اتنا بڑا ذخیرہ جمع ہوگیا جو دنیا کے کسی شہر میں نظیر نہ رکھتا تھا۔ اس کے نائب اور ایجنٹ کتابوں کو تلاش کرتے ہوئے ساری دنیا میں مارے مارے پھرتے تھے اور اسی مضمون کے نامہ وپیام یہ کے اسکے سفیر افریقہ ومصر شام وعراق اور مغارق وغرب کے اسلامی درباروں میں پہونچے اور انہیں عام اجازت حاصل تھی کہ جتنا روپیہ درکار ہو خرچ کریں مگر کسی قیمتی کتاب کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

چند ہی روز میں شاہی قصر مروان کتابوں سے بھر گیا۔ کتابوں کے اس کے کمروں میں کوئی چیز نظر آتی۔ اور فرنیچر وغیرہ جو کچھ کتابیں تھیں غرض سوا خلیفہ اندلس الحکم بن عبد الرحمن الناصر الملقب بہ مستنصر باللہ کے کوئی مسلمان فرماں روا دنیا میں نہیں گذرا ہے! جسے کتابوں کے ذریعہ سے عربوں کے ان تمام قبایل کے انساب جمع ہوگئے۔ جو عرب وافریقہ میں آباد تھے اور ان کے عرب سے نکلکر دیگر ملکوں میں آباد ہونے اور مختلف مشاغل میں مصروف ہونے اور انکی نقل وحرکت کی پوری تاریخ موجود تھی۔ اس کے قصر دروازہ اہل وعلم کے لئے ہمیشہ اور ہر وقت کھلا ہوا تھا۔ جن میں سے اکثر کو وہ بہت کچھ دولت دیکے روانہ کرتا۔ کہ دنیا کی سیر کریں۔ اور جو نئی کتابیں ملیں ان کے کتبخانے کے لئے لے آئیں اسی قسم کے جو یائے علم علمائے دربار میں سے ایک علامہ:۔ ابو اسحاق محمد بن القاسم التیمانی تھے۔ جو مصر میں اس کیلئے کتابیں تلاش کرتے۔ شام میں اس کے ایجنٹ علامہ ابو بکر عمر محمد بن یوسف بن یعقوب الکندی تھے رجو غالباً مشہور فیلسوف عرب یعقوب کندی کے بڑے پوتے تھے۔

علامہ ابو الفرج اصفہانی نے جو نسل بنی امیہ سے تھے انہیں دنوں اپنی مشہور کتاب اغانی تصنیف کی تھی جسکی تصنیف کے ساتھ ہی ساری دنیا میں شہرت ہوگئی۔ خلیفہ الحکم نے علامہ موصوف کے پاس خاص اپنی دستخطی تحریر ایک ہزار اشرفیوں کیساتھ بھیجی جسکا مضمون یہ تھا کہ یہ تھوڑی رقم ابتداءً نذر کیجاتی ہے اور اسکی سوا جتقدر مطلوب ہو خزانے سے روانہ کیجائیگی مہربانی کرکے اپنی کتاب کا ایک نسخہ میرے پاس بھیجدیجئے۔" علامہ مذکور نے فوراً اپنی کتاب کا ایک نسخہ روانہ کردیا۔ اور اس کے ساتھ ہی خاندان بنی امیہ کی ایک تاریخ مرتب کرکے بھیجی جس میں تمام شاہان بنی امیہ کے حالات وانساب ایسے استیعاب کیساتھ درج تھے کہ کوئی جزئی واقعہ بھی مصنف کے قلم سے نہیں چھوٹا تھا۔ اور ملوک بنی مروان کی تعریف کے قصاید بھی تصنیف کرکے بھیجے۔ خاص بغداد میں بھی اسکے ایجنٹ کی حیثیت سے محمد طرخان موجود تھا۔ جو ہر کتاب کو چاہے کتنے ہی داموں پر ملے بلا تامل خرید لیتا۔ اسی قدر انہیں الحکم نے دنیا کے تمام اسلامی شہروں میں جو علم وفضل کے اعتبار سے شہرت رکھتے تھے اور ان کو حکم تھا کہ جو کتابیں قیمتہً دستیاب نہ ہوسکیں تو بطرح بنے ان کی نقلیں کرالائیں

اس کوشش اور ایسے ذوق وشوق سے الحکم نے قرطبہ کا کتبخانہ جمع کیا۔ جسمیں کتابیں نہایت ہی صفائی اور اہتمام سے رکھی جاتیں۔ جو علموں اور فنون کے لحاظ سے جداجدا مرتب تھیں قصر مروان کے ہر کمرے اور بڑے ہال میں لکھ کے لگا دیا گیا تھا کہ اس میں کن کن فنون کی کتابیں ہیں۔ ان کتابوں کی اس نے جو فہرست خود ہی مرتب کی تھی۔ اس میں صرف کتابوں اور مصنفوں ہی کے نام تھے بلکہ یہ بھی درج تھا کہ مصنف کون تھا؟ کہاں کا تھا؟ اس کا نسب کیا تھا؟ اس کے کمالات کیا تھے؟ اور علم وفضل کی دنیا میں اس کا کیا پایہ تھا؟ اس تدقیق وجستجو کا یہ نتیجہ تھا کہ الحکم کو ان تمام عربوں کے انساب ازبر تھے جو اندلس کے مختلف شہروں میں جابجا آباد ہوگئے تھے۔ اور علم انساب میں وہ اپنے زمانے کا بینظیر دبے ہمتا عالم تھا۔ اس علمی تحقیق میں اسے اپنے معتمد ابو عبد السلام غالب بن محمد بن عبد الوہب سے نہایت ہی بیش قیمت مدد ملتی تھی۔ اسی ابو عبد السلام نے بادشاہ کے اشارے سے اندلس کے ہر ہر شہر اور قریے کا ایک ایک گزیٹیر مرتب کیا تھا۔ جس سے سارے ملک کیحالت آئینہ ہوگئی تھی۔

KHILAFAT LIBRARY

علامہ ابو محمد ابن حزم جو ان چند منتخب علمائے اسلام میں ہیں جن پر دنیائے اسلام کو ناز ہے اپنی کتاب الفصل فی الملل والاہواء والنحل میں" خلیفہ الحکم کی نسبت لکھتے ہیں کہ:" یہ خلیفہ اپنی پندرہ سالہ فرماں روائی میں علم اور اہل علم کا حامی ومربی رہا۔ جس کیساتھ رعایا کو دلی محبت تھی اور لوگ اس کی علم پروری پر ناز کرتے تھے۔" اندلس کا نامور مورخ ابن حیان الحکم کے اس کتبخانہ کا نام کتب خانہ مروانیہ" بتاتا ہے۔ اس لئے کہ وہ قصر مروان میں تھا۔ اور لکھتا ہے کہ اسکی فہرست چوالیس جلدوں میں تھی۔ اور ہر جلد میں پچاس پچاس ورقے تھے اور یہ جلدیں اول سے آخر تک کتابوں اور مصنفوں کے ناموں سے بھری ہوئی تھیں۔ ایک اور مصنف طلیدالفتحی کہتا ہے کہ کتبخانے کی فہرست الحکم کے زمانے میں پوری طرح مکمل نہ ہونے پائی تھی۔ اسلئے الحکم کے بعد اس کے بیٹے خلیفہ ہشام نے اسے تکمیل کو پہونچایا۔"

ان واقعات کو سن کے انسان کے دلمیں خیال گزر سکتا ہے کہ الحکم صرف کتاب کا کیڑا تھا اور ملاؤں اور کتابوں میں حد سے زیادہ مصروف ہوجانے کے باعث خرچ کشی خود تدبیری اور دیگر امور سلطنت کیطرف سے بالکل غافل ہوگیا ہوگا۔ لیکن ایسا نہ تھا۔ الناصر نے اپنی زندگی ہی میں فرماں روائی سے گوشہ گیر ہوکے نظام سلطنت فاضل بیٹے کے ہاتھ میں دیدیا تھا۔ اس وقت اس نے اپنی علمی مشاغل کے لئے وقت مقرر کرکے حکمرانی کے لئے کافی زمانہ نکال لیا تھا اور تمام انتظامات نہایت ہی حسن وخوبی سے انجام دے لیکن حکومتوں میں بھی قدردانی علم کا وہی حال تھا۔ افریقہ ممالک اسلامیہ مشرق کے تمام علماء وفضلا کے پاس اس نے پیام بھیجا کہ یہاں آکے قیام کیجئے اور ہسپانیہ کو اپنا گھر بنائے اسکے دو بھائی تھے۔ عبد العزیز اور المنذر جو علم وفضل میں اسکے ہم مذاق تھے۔ کتبخانہ کو اس نے عبد العزیز کے انتظام میں دیا اور المنذر کو صرف اس کام پر مامور کیا کہ علماء وفضلا کیخدمت وخبر گیری کیا کرے۔ اور اس طرح انکی دل دہی کرے کہ وہ شوق سے یہاں رہیں اور اپنے وطنوں کو بھول جائیں

ان دنوں برخلاف عام سلاطین اور دولتمندوں کے اندلس کی شاہی شہر دنیۃ الزہراء کے قصروں اور کوشکوں میں بجائے اس کے کہ عیش وعشرت کے کرشمے نظر آئیں اور رقص وسرود کی محفلیں گرم ہوں ہر وقت علمی صحبت قایم رہتی۔ اور سوا علوم وفنون کے کسی چیز کا چرچا نہ تھا رضیہ نام ایک حبشین عورت الحکم کی محبوبہ خاص تھی اس کے سوا اور کسی پری وش نازنین کی صحبت میں اس کا دل نہ لگتا۔ اس حبشین عورت کی نسبت مورخین اندلس کہتے ہیں کہ جسطرح حسن وجمال اور ناز وانداز میں جواب نہ رکھتی تھی۔ اس طرح علم وفضل اور تاریخدانی وسخن سنجی میں یکتائے روزگار تھی جس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ اس کے ساتھ الحکم کو اسکی خوبصورتی کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کے علم وفضل کی وجہ سے محبت تھی۔ الحکم نے اسے "نجم السرور" خطاب دیا تھا اسلئے کہ اسکی صبح عید کا مطلع رضیہ ہی کا دلکش چہرہ تھا۔

الحکم کی خدمت میں سب سے زیادہ رسوخ علامہ محمد بن یوسف کو تھا جو وادی الحجارہ کے رہنے والے تھے اور ایک مشہور زمانہ مورخ تھے۔ انہوں نے اسپین اور افریقہ کی ضخیم و مستند تاریخ لکھی تھی۔ جسمیں بادشاہوں اور مشاہیر ملک کے حالات درج تھے۔ اسی عہد کا ایک اور ادیب محمد بن یحیی

تھا۔ سپین بادشاہ کو ناز تھا۔ اسکی علمی قدر دانی کی یہ حالت تھی کہ تخت نشینی کے دوسرے ہی برس سرحد کے مسیحی باغیوں کی سرکوبی کے لئے زبردست فوج لے کر روانہ ہوا تو طلیطلہ (ٹالڈو) میں پہونچ کے سنا کہ فوج کا کوئی نوجوان بیماری کے عذر پر شرکت جہاد سے معافی چاہتا ہے۔ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ قاضی عبد الوالد یونس بن عبد اللہ شہیر بہ "ابن الاصفر" کا بیٹا عبد اللہ ہے اور نوعمری ہی میں علم و فضل اور ذوق تاریخ کے لحاظ سے فرید زمانہ بنگیا ہے۔ سامنے بلا کر اسکی صورت دیکھی۔ حالات دریافت کئے اور اپنے سپہ سالار سے کہا انہیں رہنے دو۔ انکی صحت بہت قیمتی ہے۔ اچھے ہو گئے تو ان سے ایسے کاموں کی امید ہے جو مجھے بہت عزیز ہیں" پھر اس سے کہا عبد اللہ تم ان لوگوں میں ہو۔ جنکی ذات سے مجھے امید ہے کہ بنی عباس کی قلمرو کی علمی ترقیوں کو حسد کی نگاہ سے نہ دیکھونگا بہتر یہ ہوگا کہ تم قرطبہ میں چلے جاؤ۔ اور وہاں میرے قصر مطلا میں جو دریا کنارے ہے قیام کرو۔ وہاں کی آب و ہوا میں جب میرے اطبا پوری توجہ سے علاج کریں گے تو جلدی اچھے ہو جاؤ گے تو جوان نے شکر گذار ہو کے عرض کیا میں اپنے گھر کی خاموشی میں زیادہ اچھا کام کر سکونگا" اور خلیفہ کی نظر عنایت کا اس قدر اثر پڑا تھا کہ وہ نوجوان تندرست ہوتے ہی شوق سلف کے قصائد جمع کرنے اور ایک مکمل تاریخ مدون کرنے میں مصروف ہو گیا۔ اور اسقدر جلد اس علمی خدمت کو انجام دیا کہ ادھر الحکم فتح کے پھریرے اڑاتا ہوا قرطبہ میں آیا۔ اور ادھر نوجوان عبد اللہ اپنی کتاب لیکے حاضر دربار ہوا جو علماء و فضلا کے مجمع میں پسند کیگئی اور عبد اللہ بھی ان ارجمند صاحب علم لوگوں میں شامل ہو گیا۔ جنہیں خاص مدینۃ الزہرا کی اکیڈمی میں جگہ دی گئی تھی۔ جو اہل علم وہاں جمع تھے انہیں ایک احمد بن سعید الہمدانی تھے جنہوں نے اسپین کی تاریخ لکھی تھی۔

ایک یوسف بن ہارون الارامدی تھے جو ابو عمرو کے لقب سے مشہور تھے اسی طرح کے اور صدہا عالم تھے جو مختلف علوم میں باکمال تسلیم کئے جاتے۔ ان دنوں اسپین میں علم و فضل کو اس قدر ترقی تھی کہ مرد تو مرد عورتیں بھی اپنی علمی قابلیتوں سے ناموری حاصل کر رہی تھیں۔ الناصر کے عہد کی صاحب علم عورتوں کے حالات ہم بتا چکے ہیں۔ الحکم کے زمانہ میں یہ نئی عورتیں شہرت کے شہ نشین پر آئیں۔ الحکم کے قصر لبنی میں ایک بہت بڑی صاحب علم نازنین تھی۔ جو نحو و صرف ادب اور شاعری میں مشہد تھی۔ ان علموں کے علاوہ اسے علوم ہندسہ و ریاضی میں بھی اچھا دخل تھا۔ عبارت نہایت ہی پاکیزہ لکھتی تھی الحکم اسکے زور قلم زور بیان اور اسکی لئے صائب کا نہایت ہی معترف تھا۔ محل ہی میں ایک اور لائقہ و فاضلہ فاطمہ بنت ذکریائی نسیلیری تھی اسکی زور قلم اور عبارت آرائی کی بھی اندلس میں دھوم تھی اسی قسم کی اور بھی نہایت لائقہ و فاضلہ خاتونیں خوش قسمتی سے موجود تھیں

(الحکم کی وفات کے بعد رضیہ سے بعض علمی مشغلوں میں شریک ہوتی تھیں ایک عالم خاتون ام الحسن بنت ابی یحیی الفیسولی الشہیر بہ ابن الرومیہ کی وفات کے بعد رضیہ سے بعض علمی مشغلوں میں شریک ہوتی تھیں ایک عالم خاتون ام الحسن بنت ابی یحیی الفیسولی الشہیر بہ ابن الرومیہ کی وفات کے بعد رضیہ سے بعض علمی مشغلوں میں شریک ہوتی تھیں)

جوگن کی صدا

KHILAFAT LIBRARY

(از جناب ڈاکٹر مسعود احمد صاحب سعید بریلوی)

او نوجوان جوگن تو دل لبھا رہی ہے!
ہے عمر تیری بالی۔ آواز بھی نرالی!
آواز تیری پیاری صورت پہ تیرے واری
اچھی ہماری جوگن حق کی دولاری جوگن
اک چیز اندر گادی ٹھمری کوئی سنا دے

آواز تیری ظالم بے خود بنا رہی ہے!
کھولے ہیں کیس تو نے بدلا ہے بھیس تو نے
بس ہر سے لو لگی ہے دلکی کلی کھلی ہے
اب تیرے مجھے خدارا کرست اپنے جیسا!
تو سالک طریقت تو مست جام وحدت
اپنی طرح بھی تو اب تو مست کر دے

بولی بصد نزاکت وہ شوخ مسکرا کر
کیوں غل مچا رہا ہے کیوں سر پھرا رہا ہے
میں اک غریب عورت کیا جانوں میں طریقت
کیوں میرے سر ہوا لو کیا مجھ سے پائیگا تو
میں ہوں غریب دکھیا ناخوش بھی مجھ سے دنیا
ظاہر میں گو بھلی ہوں لیکن بہت بری ہوں!
مطلب کی آشنا ہوں مکار پر دغا ہوں!
سن کر کلام اس کا بولا میں گڑگڑا کر

ہم کو بھی کچھ سکھا دے یہ کیا بجا رہی ہے؟
چھوٹی سی ہے ستاری کچھ گنگنا رہی ہے
او ہ میری بھولی بھالی تو حشر ڈھا رہی ہے
بول اب پیاری جوگن تو سوچ کیا رہی ہے
ہوں مست اب تو میں بھی بیخود مجھے بنا دے

نفسوں کی دلکشی سے ہم کو لبھا رہی ہے
چھوڑا ہے دیس تو نے جنگل میں آ رہی ہے
کیا پیاری زندگی ہے کیا موج اڑا رہی ہے
اچھا نہیں جو تنہا تو لطف اٹھا رہی ہے
حق سے بصد ارادت تو لو لگا رہی ہے

جا جا یہاں سے بابا گھر بیٹھ اپنے جا کر
کیوں کان کھا رہا ہے باتیں بنا بنا کر
جس میں ہو اپنی قدرت جا اس سے التجا کر
سمجھا ہے مجھ کو کیا تو بابا خدا خدا کر
میں کیلی بسیرا صرف اس سبب سے اکثر
میں صاف کہہ رہی ہوں سب کچھ تجھے جتا کر
دل میں سمجھ نہ اپنے مجھ کو کہ یار صاحب

او حق کی پیاری جوگن مجھ پر ذرا دیا کر

ایسا نہیں میں مجنوں اڑتی ہے جسم تو کیوں
او بن کے رہنے والی او مست لا ابالی
او نیک کار عورت او حق شعار عورت!
لے اب تو کچھ سکھا دے کیا فایدہ چھپا کے
للہ مان کہنا یہ ناز اب کہاں تک

وہ باکمال عورت کچھ سوچ کر یہ بولی!
اب تو بھی کان دھر کے جو میں کہوں وہ سن لے
بن باسیوں کی بیشک ہے زندگی مبارک
گو ذی عقول ہیں وہ لیکن فضول ہیں وہ
قوم و وطن کو جنسے کچھ فایدہ نہ پہونچے

جنگل میں رہ کے طاعت کرنی نہیں کیا ہی مشکل
یاں کچھ نہیں برادر زن زاد زمین یا زر
جو لالچوں میں پھنسکر رکھتا ہے قبضہ دل پر!
انساں کا ترک دنیا بھانا اگر خدا کو
نادان کس لئے تو بیٹھا ہے سر جھکائے

بستی کے نیک انساں ہیں مثل ابر باراں
پرہیز مفلسی میں ہوتا ہے ہر کسی میں
سن بادلا وہی ہے اہل صفا وہی ہے
قوم و وطن کو بابا کیا فیض عام پہونچا
اب ہے یہی نصیحت بن پیرو شریعت
قوم و وطن کی خدمت کر حسب استطاعت
اٹھو سعید اب تو کیوں عمر کھو رہے ہو

میں سب سمجھ چکا ہوں اب لاکھ تو بنا کر
ہے تیری شان عالی کہتی ہے تو گھٹا کر
او دیندار عورت اوروں کا بھی بھلا کر
کچھ گفتگوئے حق سے یہ کان آشنا کر
مجھ سے چھپائیگی تو یہ راز اب کہاں تک

میں نے بغور سن لی ہر اک بات تیری
بہتر ہے امر حق سے آگاہ جو ہوئے کوئی
لیکن ہے اپنے ہی تک محدود سب بھلائی
جنگل کے پھول ہیں وہ بیسود بو ہے جنکی
گو ہوں وہ لاکھ اچھے کس کام کی ہیں پھر بھی
یاں حسن ہے نہ دولت ہو ہم کو حرص جس کی
پھر کیا ہوا جو دل پر قادر ہیں اپنے جوگی!

وہ مرد ہے دلاور طاعت ہے اس کی سچی!
پیدا ہی کیوں وہ کرتا اس دار البقاء کو
اتنے تو عیب اپنے میں نے تجھے بتائے
ہر سمت اگر تو دیکھا ہر شخص لعلفشاں ہے
ہے مردنی اسی میں پائے مگر نہ کھائے
شیر خدا وہی ہے لالچ میں جو نہ آئے
بن باسی ہے کسی جا کوئی مجھے بتائے

اس رب کی کر اطاعت دل سے جو کام آئے
رکھ اپنے دل پر قدرت جب نفس ورغلائے
جوگن جگا رہی ہے تم پھر بھی سو رہے ہو۔

(از عصر جدید)

مذہبی دنیا میں بے نظیر معلومات کا اضافہ

آدھ گرنتھ کی شرح

نمبر (۸)

سردار گوجر سنگھ صاحب لاثانی گرنتھی کی قلم سے

(آنند صاحب) ساچا نام میرا ادھارو
ساچا نام ادھار میرا جن بھگتیاں گوایاں
کرشانت سکھ من آئے وسیا
جن اچھاں سب پوجائیاں
سب اقربان کیتا گورو وِلوں
جس دیاں ایہہ وڈ ایاں
کہے نانک سنو سنتو شبد دھرو پیارو
ساچا نام میرا ادھارو"

سوال۔

"پنّی پاپیں آکھن ناہہ"

(بھاؤ) گیا پُن اور پاپ راہ راست پر نہیں لا سکتے؟ یعنے نجات نہیں دلا سکتے؟

(جواب) کرکرنا لکھ لے جاہہ
آپے بیج آپے ہی کھاہہ
نانک حکمے آویں جاہہ

(بھاؤ) دنیا میں انسان جو کچھ کرتا ہے۔ اس کا اثر من پر پڑتا ہے۔ جس کا صلہ انسان کو بھگتنا پڑتا ہے۔ نتیجہ یہ کہ انسان جلیبی کہوں سے رہائی نہیں پا سکتا۔ جب دکھوں سے رہائی نہ ہوئی۔ تو کچھ نہ بنا۔ کیونکہ قید بنی رہی۔ بیڑی خواہ لوہے کی ڈالی جاوے خواہ سونے کی بہر حال دونوں بیڑیاں ہی کہلاتی ہیں۔ جیسا کہ گورو اکھیہ:۔

(آنند صاحب) سمرت شاستر ین پاپ چار دے تتے سار نہ جانی
تتے سار نہ جانی گورو باجھوں تتے سار نہ جانی
تنہی گئی دست رتن تم سنایجرم سُتا ستیاں رین وہانی
گورو کرپا تے سے جن جاگے جن جہر من وسیا بلیں امرت بانی
کہے نانک سوتت پائے جنہوں اندن ہر یو لاگے جاگت رین وہانی

(بھاؤ) تمام ہندو شاستر ین اور پاپ کا وچار کرتے ہیں۔ تت یعنے راہ نجات کا راستہ نہیں بتلاتے۔ راہ نجات گورو سے ملتا ہے۔ اور پاپ اور پن دونو دنیا سے نجات نہیں دلا سکتی جیسا کہ گورو اکھیہ۔

KHILAFAT LIBRARY

"جنہہ آپ رچیو پرپنچ اکار
تینہ گُن میں کینوں وستھار
پاپ پُن تینہ بھئی کہاوت
کو نرک کو سورگ بنچاوت
آل جال مایا جنجال
ہوسے۔ موہ۔ جرم جے بھار
دوکھ سوکھ مان ایمان
انک پرکار کیو وکھیاں
آپن کھیل آپ کر دیکھے
کھیل سنگھیجے تو نانک ایکے
جنہہ انگت بھگت تینہ آپ
جنہہ پرے پیار سنت پرتاپ
دوہوں پاکھ کا ترپے دھنی
ان کی سوبھا انہوں بنی
آپے کوتک کرے اندر چوجے
آپے رس بھوگن نرجوگ
جس بھاوے تس آپن نام لائے
جس بھاوے تس کھیل کھلائے
بے شمار انتہاہ اگنت الوتے
جیوں بلاوے تیوں نانک داس لوتے"

سکھنی صاحب

(بھاؤ) پرورد گار نے تین گن پیدا کر کے سلسلہ دنیا چلایا پاپ اور پُن کی کہاوت شروع ہوئی۔ پن اور پاپ نجات نہیں دلا سکتے۔ جیسا کہ گورو اکھیہ

انک پن اچرن کرت بنیں ترے
ہر کو نام کوٹ پاپ پرہرے

پرورد گار

کیونکہ تینوں گنوں کا خاصہ پاپ اور پن ہے۔ تینوں گنوں سے الگ ہے۔ جیسا کہ گورو اکھیہ۔

روپ نہ ریکھہ نہ رنگ کچھہ
ترے گن تے پربھ بھن

سوال:۔ کیا تیرتھ۔ تپ۔ دیا۔ اور دان وغیرہ بھی راہ راست پر نہیں لا سکتے؟

جواب پوڑی ۲۰

تیرتھ۔ تپ۔ دیا دت دان

جو کو پاوے تل کا مان

(بھاؤ) تیرتھوں۔ ریاضت اور داد و دہش سے جو فرہہ ملتا ہے۔ وہ دانہ کنجد سے بڑھ کر نہیں ہوتا۔ اب اندازہ لگائیں کہ باوا صاحب کے دلمیں تیرتھوں کی قدر دانہ خشخاش سے بڑا کرنا تھی۔ حالانکہ ہندو دھرم میں تیرتھوں کی جو کچھ قدر منزلت ہے وہ کوئی لکی چھپی بات نہیں ہے۔ اس سے باوا صاحب کا مذہب سمجھ لو (ایڈیٹر نور)

(سوال) پھر حضور راہ راست پر آنیکا طریقہ بیان فرماویں

(جواب) سنیا سنیا من کیتا بھاؤ
انترگت تیرتھ ہل ناؤ

(بھاؤ) سچے ہادی سے نام سنو، اور عامل بنو۔ اور من میں پریم کرو یعنے ہر رنگ میں مست رہو۔ ایسے تیرتھ میں نہانے سے عقل کی میل اتر جاتی ہے۔

(س) کیا ایسے راستہ پر چلنا انسان کا اپنا فعل ہے؟

(ج) سب گن تیرے میں ناہیں کوئی
بن گن کیتے بھگت نہ ہوئے
سواست ز بانی برادست
سو ان سدا سن جاؤ

(بھاؤ) انسان کا فرض ہے کہ الرحمٰن الرحیم پرماتما سے جو کہ باقی وغیرہ سے پرے ہے۔ دعا مانگے۔ کہ اے پروردگار مجھ کو بھگتی مارگ پر چلنے کی توفیق دے بغیر تیری دست گیری کے میں کچھ نہیں کر سکتا۔ پروردگار اپنی کرپا سے بھگتی مارگ پر چلنے کے گن عطا فرماتا ہے جیسا کہ گورو اکھیہ:۔

اپنی لو آپے لائے۔ گور مکھ سدا سہائے

قرآن شریف اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین اور پھر قرآن کریم میں وارد ہے یھدی الله لنورہ من یشاء۔ یعنے جسکو چاہتا ہے خدا ہدایت دیتا ہے۔ حضرت باوا صاحب کی یہ تعلیم عین قرآنی تعلیم کا عکس ہے۔ ویدوں میں آپ کہیں بھی یہ نہیں پاؤ گے۔ کہ جسکو ایشور چاہے مکتی دے یہ تعلیم صرف اسلام کی ہی ہے۔ پس اس سے حضرت باوا صاحب کا مذہب سمجھ لو! +

ے پاپ اور پن دو بیڑیاں ہیں۔ پاپ کا نتیجہ دنیا میں ذلت و خواری وغیرہ وغیرہ۔ پن کا نتیجہ دنیا میں۔ آرام سکھہ اور ناموری وغیرہ وغیرہ۔

نوربک ڈپو کی نہایت ہی مفید کتابیں

قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم ایڈیٹر نور کی جدید تصنیف جسمیں مسلمانوں کے اعتراض پر حضرت خلیفۃ المسیح کی آپ سے پہلے رامائن شاستروں ویدوں مہابھارت سے حوالجات سے قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم پر پوری روشنی ڈالی گئی ہے۔ کتاب کیا ہے دیدک روحانیت کا مرقعہ شاستروں کی تعلیم کا فوٹو رامائن اور مہابھارت کی عکسی تصویر۔ ہندوستان کی چوٹی کے اخبارات نے اس کتاب پر نہایت عمدہ ریویو کئے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح اس کتاب کی نسبت تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے کتاب ہندوستان کی روحانی تعلیم کو تمام دلچسپی سے پڑھا مجھے بہت پسند آئی۔ اس کتاب کے مطالعہ سے مجھے بہت خوشی حاصل ہوئی کتاب بہت دلچسپ ہے (دستخط نور الدین از قادیان)

کاغذ اعلیٰ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت صرف ۸ر

سومنگلا مذہبی دلچسپ ناول جسمیں ارواح اور مادہ کی ازلیت اور ابدیت کا رد۔ تناسخ کی لغویت اور اسکی خوفناک ہیئت خوفناک برائیوں اور شرمناک سے شرمناک نتائج کو مکمل دلسوز پیرایہ میں دکھایا گیا ہے بہت جلدیں ہاتھوں ہاتھ اڑ گئیں صرف چند جلدیں باقی رہ گئی ہیں قیمت صرف ۲ر

آریہ دھرم کا پول آریہ دھرم کا پول نہیں بلکہ آریہ شاستروں اور ویدوں کے ڈھول کا پول ہے جسکی خوبی پڑھنے پر منحصر ہے قیمت ار

معیار صداقت جس میں آریہ سماج کے مشہور پرچارک سوامی درشنانند کے ۱۴ سوالات کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے۔ جسکو سوامی درشنانند بھی دیکھکر دم بخود ہو گئے تھے قیمت ار

دو ثمین حضرت اقدس کی مکمل نظمیں اردو فارسی کو جمع کر کے پاکٹ سائز میں چھاپا گیا ہے۔ جلد نفیس لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۱ر

جھوک مہدی والی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی سلسلہ احمدیہ کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ۸ر

بھارت برکش ایک منہ پھٹ آریہ کے سوالات کا دندان شکن جواب جس نے اسلام اور بانی اسلام پر مخش جھوٹے اور ناپاک الزام لگائے تھے

باقی ہیں قیمت صرف ۲ر

اقیموا الصلوٰۃ مضمون نام سے ظاہر ہے ایک نومسلم سردار کی تصنیف جسمیں نماز کی ہر پہلو پر نہایت وضاحت سے بحث کی گئی ہے نہایت کتاب ہے قیمت ۲ر

قرآن کریم کے مکمل نوٹ خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نور الدین مرحوم کی تمام دانی ایک مسلم پتی، اعلیٰ خیر اعلیٰ اقوام حتیٰ کے آریہ اور عیسائی تک بھی آپ کی تبحر علم کی قائل تھے کے درس سے یہ قرآن کریم کے مکمل نوٹ شروع سے آخر تک چھپوائے گئے ہیں قیمت صرف للہ ر

ضرورت زمانہ جسمیں آریوں اور عیسائیوں کے ایک صد اعتراضات کے دندان شکن جواب دیئے گئے ہیں لکھائی چھپائی اعلیٰ قیمت صرف ۸ر

رنگین قطعات حضرت اقدس کے اشعار کو لطیف رنگین کاغذ پر چھپوایا گیا ہے۔ مومن کی نشستگاہ کے لئے اعلیٰ درجہ کی سجاوٹ کا کام دیتا ہے قیمت فی عدد ار

ملنے کا پتہ

مینیجر اخبار نور قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

(پنجاب)

اہل اسلام کی خدمت میں گذارش ہے کہ ہر حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کتاب کو نہایت پسند فرمایا ہے ۸ر

پرانا سوزاک

سوزاک پرانا ہو جانے سے پیشاب میں جلن نہیں ہوتی۔ لیکن کبھی کبھی چنک پیدا ہو جاتی ہے۔ پیشاب رک کر ہوتا ہے۔ اور مواد تھوڑا گرتا ہے ایسی حالت میں پرانے سوزاک کی دوا استعمال کرنی چاہیئے۔ اگر علاج نہ کیا جائے تو زندگی وبال جان ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱ر محصول ڈاک ۵ر

پرانے ملیریا بخار کی گولیاں

ان گولیوں میں کونین نہیں ہے۔ جہاں بار بار کونین یا کونین ملی ہوئی دوائیاں کھانے پر بھی بخار نہ جاتا ہے۔ یہ گولیاں ایسی ہی حالت کیلئے بنی ہیں اس کے سے پرانا ملیریا بخار دفع ہو جاتا ہے۔ قیمت ۲۴ گولیاں فی ڈبیہ ۸ر محصول ڈاک ۵ر

سچے کو ہمیشہ راحت ہے

طلائے زرین۔ اس کے استعمال سے قوۃ باہ امساک دونوں کو لذت ہوتی ہے اور بدن میں کمزوری نہیں ہوتی بیش قیمت طلا ہم آزمایشاً ایک شیشی ۸ کو دیتے ہیں۔

معجون طلسمی جسکے استعمال سے رفت سرعت جریان کمی باہ رفع ہو کر اعلیٰ درجہ کی قوۃ باہ پیدا ہوتی ہے اور جسم توانا ہو جاتا ہے قیمت عہ ر طلائے طلسمی۔ یہ طلا ان لوگوں کو فایدہ دیتا ہے جو اپنی قوت زایل کر چکے ہوں خواہ کسی باعث سے ہو اعصاب وغیرہ اس کے استعمال سے طاقتور ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی عہ ر

سرمہ سلیمانی۔ اس کے استعمال سے دھندہ جالا پھولا۔ ضعف بصارت۔ موتیابند وغیرہ کو دور کرتا ہے قیمت فی تولہ ۸ر

سلون دنداں ان دانتوں اور مسوڑوں کی تمام بیماریوں کو رفع کر کے دانت مثل گوہر آبدار بنا دینا اسی سلون کا کام ہے۔ قیمت فی بکس ۱ر

محمد حسین ولد حکیم سرفراز حسین مالک شفاخانہ احمدیہ بلیماران گڈھ دہلی۔

جلدی امراض کی دوا

یہ تیل کئی ایک دیسی اور ولایتی اسپتال کے تجربہ کی ہوئی ادویات ملا کر بنایا ہے اس سے ہر قسم کی جلدی امراض جیسے خارشت چھاجن وغیرہ دفع ہو جاتے ہیں۔ اور اگر خون خراب ہو گیا ہو۔ تو ہمارا سالسہ جسکی قیمت دو روپیہ ہے پینا چاہیئے

قیمت جلدی بیماری کی ۸ محصول ڈاک ۵ر

زخموں کا مرہم

یہ مرہم ہر ایک قسم کے زخم کو فایدہ پہونچاتا ہے۔ زخموں کے کیڑے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ بدبو جاتی رہتی ہے اور زخم صاف ہو کر جلد بھر جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبہ ۵ر محصول ڈاک ۵ر

ادویات ہر جگہ دوکانداروں ملیں گی ورنہ براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند

ت نمبر ۵ و ۶۔ اسٹریٹ کلکتہ

KHILAFAT LIBRARY